موجبات غسل

مرد کے لیے اقل مدت بلوغ اور منی وغیرہ کے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: مرد کے لیے مدت بلوغ کیا ہے، بندہ جب بارہ سال کا ہوگیا تو انزال ہوگیا تھا، کیا اس وقت سے بلوغ شروع ہوسکتا ہے، نیز منی، ودی، مذی کی پاکی کا طریقہ کیا ہے؟ بینوا تو جروا۔ (مستفتی منظور راولپنڈی۔ ۲۴ر شعبان ر۱۴۰۳ھ)

الجواب

مرد کے لیے اقل مدت بلوغ بارہ سال ہے، آپ بارہ سال کے ہوکر بالغ ہوگئے ہیں، کیوں کہ علامت بلوغ (انزال) موجود ہوگئی ہے۔(۱) اور خشک منی جھاڑ دینے سے پاک ہوجاتی ہے اور اگر خشک نہ ہو تو دھونے سے۔(۲) اسی طرح مذی اور ودی بھی دھونے سے پاک ہوگی۔(۳) **وھو الموفق** (فتاویٰ دیو بند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم، ص ۶۵)

عمر کے لحاظ سے حد بلوغ کی مدت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عمر کے لحاظ سے مذکر اور مؤنث کا بلوغ کتنے عرصہ میں ہوتا ہے؟ بینوا تو جروا۔ المستفتی نصر اللہ صوابی۔ ۹ر محرم ر۱۴۰۳ھ

الجواب

عمر کے لحاظ سے مذکر و مؤنث کی مدت بلوغ پندرہ سال ہے۔

کمافی شرح التنویر علیٰ ہامش رد المحتار: جلد۶ ص۱۳۲: فإن لم یوجد فیہما شیء فحتی تتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ، بہ یفتیٰ. (۴) **وھو الموفق** (فتاویٰ دیو بند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم، ص ۶۹-۷۰)

---

(۱) قال العلامۃ الحصکفی: بلوغ الغلام بالاحتلام والإحبال والإنزال والأصل ھو الإنزال... فإن لم یوجد فیہما شیء فحتی تتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ، بہ یفتیٰ لقصر أعمار أھل زماننا وأدنیٰ مدتہ لہ اثنتا عشرۃ سنۃ. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار: جلد۵ ص۱۰۷، فصل: بلوغ الغلام، کتاب الحجر)

(۲) وقال فی الھندیۃ: ومنہا الفرک فی المنی إذا أصاب الثوب فإن کان رطباً یجب غسلہ وإن جف علی الثوب أجزأ فیہ الفرک استحساناً. (فتاویٰ عالمگیریۃ: جلد۱ ص۴۴، الباب السابع فی النجاسۃ)

(۳) قال الفقیہ طاھر بن عبدالرشید: إذا حت النجاسۃ لم یجز إلا فی المنی الیابس فإن کان رطباً لایطھر إلا بالغسل وھو نجس عندنا... ولکن ھذا إذا لم یخرج المذی قبل خروج المنی أما إذا خرج المذی ثم خرج المنی لایطھر الثوب بالفرک. (خلاصۃ الفتاویٰ: جلد۱ ص۴۱، الفصل السادس فی غسل الثوب والدھن)

(۴) لیکن لڑکے کے لیے کم از کم بارہ سال کی عمر بلوغ کے لیے ہے: وادنیٰ مدتہ لہ اثنتاعشرۃ سنۃ. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار: جلد۵ ص۱۰۷، فصل: بلوغ الغلام، کتاب الحجر)

غسل کب واجب ہوتا ہے:

سوال: منی شہوت سے کتنی مقدار میں نکلتی ہے تو غسل واجب ہوتا ہے؟

الجواب ——————————

شہوت کے ساتھ مطلقاً منی کا نکلنا ناقض غسل ہے اور اس کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے، (۱) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی یعنی مادۂ منویہ کے انزال سے پانی یعنی غسل واجب ہو جاتا ہے، یہ حکم مطلق ہے، اس میں کسی خاص مقدار کی قید نہیں۔ **عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنه عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم أنه قال: " إنما الماء من الماء".** (۲) فقط (کتاب الفتاویٰ: ۲/۶۴-۶۵)

خروج منی سے غسل کا حکم:

سوال: (۱) زید کو احتلام ہوا اور منی خارج ہونے سے پہلے آلۂ تناسل کو پکڑ کر بستر سے باہر جا کر خارج کیا، کپڑے یا بدن میں لگنے نہ دیا، کیا زید پر غسل واجب ہے؟

ہمبستری کے بعد غسل کا حکم:

سوال: (۲) کسی نے صحبت کیا اور گندگی دھو کر کپڑا بدل کر نماز پڑھی، نماز ہوئی یا نہیں؟ کیا کپڑا بدل دینا یا گندگی دھو دینا کافی ہوگا یا غسل کرنا ہوگا؟

الجواب —————————— وباللّٰہ التوفیق

(۱) بیشک خروج منی کے سبب سے غسل واجب ہے۔ (۳)

(۲) صحبت کے بعد گندگی دھوڈالنا کافی نہیں ہے غسل واجب ہے بغیر غسل نماز جائز نہیں، ہاں کپڑا بدلنا ضروری نہیں، اگر نجاست لگی ہو تو گندگی دھوڈالنا کافی ہوگا۔ (۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد بشیر، ۱۲/۹/۱۳۸۸ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۱۰۱)

---

(۱) جن صورتوں میں غسل فرض ہوتا ہے، وہ یہ ہیں: ۱۔ ہمبستری سے۔ ۲۔ شہوت کے ساتھ منی کے اپنی جگہ سے جدا ہونے سے۔ ۳۔ خواب میں احتلام سے۔ ۴۔ پیچھے کے راستہ میں آلۂ تناسل داخل کرنے سے۔ ۵۔ حیض بند ہونے پر۔ ۶۔ نفاس بند ہونے پر۔ ان امور کے بعد غسل کرنا فرض ہوتا ہے اور بغیر غسل کیے عبادت مطلقہ نماز، تلاوت، قرآن چھونا، مسجد میں داخل ہونا، طواف کرنا حرام ہے۔ اسی طرح ان حالتوں میں مصاحفِ مقدسہ توراۃ، انجیل، زبور پڑھنا یا قرآن کی تفسیر چھونا یا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ردالمحتار: ۱/۱۶۸-۱۶۹) (طہارت کے احکام ومسائل، ص: ۲۳۸۔ انیس)

(۲) **صحیح مسلم**، حدیث نمبر ۳۴۳۔

(۳-۴) **(وفرض) الغسل (عند) خروج (منی) من العضو .... (منفصل عن مقره) .... (بشهوة) .... (و) عند (إیلاج حشفة) .... (آدمی) .... (فی أحد سبیلی آدمی) حی (یجامع مثله). (الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار: ۱/۲۹۵، ۲۹۹)**

عن عائشةؓ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: " إذا جلس بین شعبها الأربع و مس الختان الختان فقد وجب الغسل. (مسلم، باب بیان أن الجماع الخ، ص۱۵۶، نمبر ۷۸۵/۳۴۹/ أبو داؤد، باب فی الإکسال، ص۴۱، نمبر ۲۱۶، انیس)

عورت کی منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں:

سوال: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور اخراجِ منی ہوتی ہے؟ نیز اگر عورت مرد سے لپٹی چمٹی ہے پھر جوش چڑھتا ہے، بغیر دخولِ ذکر کے طبیعت بھر جاتی ہے اور خواہش جاتی رہتی ہے لیکن منی نہیں نکلتی نظر آتی۔ تو ایسی صورت میں غسل فرض ہوگا یا نہیں اور عورت کی منی کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

الجواب ______________ حامدًا و مصلیاً

عورت کو احتلام بھی ہوتا ہے، منی بھی خارج ہوتی ہے۔(۱) اس کی منی کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔(۲) اگر لپٹنے کے بعد اس کی خواہش ختم ہو جائے، نہ اس کی منی نکلے، نہ دخول والتقاء ختانین کی نوبت آئے تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا۔(۳) فقط واللہ اعلم (فتاویٰ محمودیہ:۵/۹۷-۹۸)

عورت کو شہوت سے منی نکلے تو غسل فرض ہے یا نہیں:

سوال:(۱) عورتوں کو اگر شہوت سے منی نکلے مانند مردوں کے، تو ان پر غسل فرض ہے یا نہیں؟

احتلام سے غسل:

سوال:(۲) عورتوں کو اگر احتلام ہو تو غسل فرض ہے یا نہیں؟

الجواب ______________

غسل فرض ہے۔(۴) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۱۶۵)

---

(۱) عن أم سلمة رضی اللّٰہ عنها قالت: جاء ت أم سليم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها إلی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالت: يارسول اللّٰه ! إن اللّٰه لايستحی من الحق، فهل علی المرأ ة من غسل إذا احتلمت؟ فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: نعم إذارأ ت الماء، فقالت أم سلمة: يارسول اللّٰه ! أوتحتلم المرأة، فقال: تربت يداک فبم يشبهها ولدها". (الصحيح لمسلم:۱/۱۴۶، قدیمی، باب وجوب الغسل علی المرأة بخروج المنی منها. انیس)

(۲) ومنيها أصفر، الخ. (الدر المختار:۱/۱۵۹، فرائض الغسل، سعيد وكذا فی الحلبی الكبير:۴۵، سہیل اکیڈمی لاہور)

(۳) إذا جومعت المرأ ة فيما دون الفرج ووصل المنی إلٰی رحمها وهی بكر أو ثيب لاغسل عليها لفقد السبب وهو الإنزال آه. (الفتاویٰ العالمگیرية: ۱/۱۵، المعانی الموجبة للغسل، رشيدية، وكذا فی البحر الرائق: ۱/۱۰۶، كتاب الطهارة، رشيدية، وكذا فی المبسوط:۱/۶۷، باب الوضوء والغسل، مكتبة حبيبة، كوئٹه، وكذا فی الحلبی الكبير:۴۵، سهيل اكيڈمی لاهور)

(۴) المعانی الموجبة للغسل إنزال المنی علٰی وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة. (الهداية، فصل فی الغسل:۱/۳۷، ظفیر)

۱۔ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا. (سورة المائدة:۶)

۲۔ جاء ت أم سليم امرأة أبی طلحة إلٰی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقالت: يا رسول اللّٰه ! إن اللّٰه لا يستحی من الحق هل علی المرأة من غسل إذا هی احتلمت ؟ فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: نعم إذا رأت الماء. (بخاری، باب إذا احتلمت المرأة، ص۵۰، نمبر۲۸۲/ مسلم، باب وجوب الغسل علی المرأة بخروج المنی منها:۱/۱۴۵، نمبر۳۱۳/۱۲/۷)

۳۔ خولة بنت حكيم قالت: سألت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن المرأة تحتلم فی منامها، فقال: إذا رأت الماء فلتغتسل. (سنن النسائی، غسل المرأة تریٰ فی منامها مايری الرجل، انیس)

دھات اور منی نکلنے سے غسل کا حکم:

سوال: ایک شخص ہے جب کبھی وہ بیوی کے پاس جاتا ہے تو منی نکل جاتی ہے، رات میں ساتھ لیٹنے سے یا دن میں ساتھ میں بولنے چالنے سے یا ہاتھ لگانے سے بھی منی نکل جاتی ہے۔ کیا اس کے بولنے سے نہانا واجب ہو جاتا ہے؟ ایک عورت ہے اس کو بھی دھات کا مرض ہے، بغیر کسی مطلب کے اس کی منی نکل جاتی ہے، کبھی زیادہ کبھی کم نکلتی ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اپنی شہوت سے کود کر منی نکلتی ہے تو غسل واجب ہوگا۔ (۱) دھات کے آنے سے غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۲) فقط واللہ اعلم

(فتاویٰ محمودیہ: ۹۸/۵۔۹۹)

بدن دبوانے سے خروجِ مادہ اور وجوبِ غسل:

سوال: زید اپنی زوجہ سے بدن دبواتا ہے، اس حالت میں عضوِ تناسل منتشر ہو جاتا ہے اور پھر سفید گاڑھا پانی نکل آتا ہے، یا پیشاب کو چلا جائے تو اس وقت پیشاب سے پہلے نکلتا ہے، تو کیا اس سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر شہوت و انتشار ہو کر منی نکل آتی ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ اس میں دفق ہوتا ہے اور اس کے بعد عضو منکسر اور شہوت ختم ہو جاتی ہے اور وہ بدبودار ہوتی ہے، تو اس کے خروج سے غسل لازم ہوتا ہے، اگر منی نہیں نکلتی، تو غسل نہیں ہوتا۔ (۳) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، الجواب صحیح: نظام الدین عفی عنہ، سید مہدی حسن غفرلہ۔ ۸۶/۳/۲ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۹۹/۵)

---

(۱) (فرض) الغسل (عند) خروج (منی) من العضو .... (منفصل عن مقره...بشهوة) أی لذة ولو حكماً. (تنوير الأبصار مع الدر المختار، كتاب الطهارة: ۱۵۹/۱، سعيد، وكذا فی الفتاوىٰ العالمگيرية، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث: ۱۴/۱، رشيديه، وكذا فی بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل فی أحكام الغسل: ۲۸۳/۱، دار الكتب العلمية، بيروت، وكذا فی الهداية، كتاب الطهارات: ۳۱/۱، شركة علمية، ملتان)

عن علی رضی اللّٰه عنه قال له رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: "لا تفعل إذا رأيت المذی فاغسل ذكرک وتوضأ وضوئک للصلوة فإذا فضخت الماء فاغتسل". (أبو داؤد، نمبر ۲۰۶) مسند احمد میں یوں عبارت ہے: "إذا حذفت فاغتسل من الجنابة وإذا لم تكن حاذفاً فلا تغتسل. (مسند أحمد، علی بن أبی طالب، نمبر ۸۴۹، انیس)

(۲) إلا أنه إذا علم أنه مذی أو شک أنه مذی أو ودی...فلا غسل عليه اتفاقاً كالودی. (الدر المختار، كتاب الطهارة: ۱۶۲/۱۔۱۶۳، سعيد، وكذا فی الفتاوىٰ العالمگيرية، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث: ۱۵/۱، رشيديه، وكذا فی فتاوىٰ قاضی خان علیٰ هامش الفتاوىٰ العالمگيرية، كتاب الطهارة، فصل فيما يوجب الغسل: ۴۳/۱، رشيديه، وكذا فی بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل فی أحكام الغسل: ۲۷۸/۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) ایضاً، حاشیہ نمبر: ۱۔

جاگتے ہوئے منی نکلے تو بھی غسل ہے:

سوال: اگر جاگتے میں منی نکل جائے تو غسل کرنا چاہئے یا نہ؟

الجواب

منی اگر جاگتے میں نکلے، تب بھی غسل کرنا واجب ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱۶۲/۱)

بلاشہوت منی نکلے تو غسل فرض نہیں:

سوال: ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور پیشاب کے بعد زور لگانے سے سفید رنگ کا مادہ کافی مقدار میں خارج ہوجاتا ہے، جس کے متعلق معلوم نہیں کہ یہ منی ہے یا ودی، تو ایسے شخص پر غسل واجب ہے یا نہیں؟ یہ مادہ بغیر شہوت کے نکلتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ اگر چہ منی ہو مگر بدون شہوت خارج ہو تو غسل فرض نہیں۔

قال فی العلائية: وفی الخانية: خرج منی بعد البول وذكره منتشر لزمه الغسل، قال فی البحر: ومحمله إن وجد الشهوة، وفی الشامية: إن عدم وجوب الغسل بخروجه بعد البول اتفاقاً إذا لم يكن ذكره منتشراً، إلخ. (رد المحتار: ۱۴۹/۱)(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰/ جمادی الاخریٰ ۹۲ھ (احسن الفتاویٰ: ۳۴/۲)

بلاشہوت انزال سے غسل واجب نہیں:

سوال: اگر کسی کو بغیر شہوت کے بیماری یا کمزوری کی وجہ سے منی خارج ہوجائے تو کیا غسل فرض ہوجاتا ہے؟

الجواب

غسل واجب ہونے کیلئے قرآن وحدیث میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ جنابت کا ہے اور ''جنابت'' کہتے ہیں اس کیفیت کو جس میں شہوت کے ساتھ انزال ہو:

"إطلاق الجنابة فی اللغة مخصوص بحال انبعاثه من الشهوة". (۳)

لہٰذا جو صورت آپ نے دریافت کی ہے، اس میں غسل واجب نہیں ہوگا۔ (کتاب الفتاویٰ: ۶۰/۲)

---

(۱) (وفرض) الغسل (عند) خروج (منی) من العضو. (رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱۴۸/۱، ظفیر)

(۲) أبو داؤد، نمبر ۲۰۶، مسند أحمد، علی بن أبی طالب، نمبر ۸۴۹، انیس

(۳) کبیری: ص: ۳۹۔

وجوب غسل کے لئے دفق منی شرط نہیں:

سوال: ایک شخص کی منی بہت ہی رقیق ہے اور اپنی بیوی سے تفریح کے وقت اس کی منی بدون جست کے خارج ہوتی ہے تو کیا یہ شخص بغیر غسل کے اپنی نمازیں پڑھ سکتا ہے یا کہ نہیں؟

الجواب

غسل واجب ہے۔(۱)**فی الدر المختار: (وفرض) الغسل (عند) خروج (منی)...... (منفصل عن مقره)...... (بشهوة) أی لذة......ولم یذکر الدفق لیشمل منی المرأة ولأنه لیس بشرط عندهما خلافاً للثانی.** (جلد۱/۱۶۵-۱۶۶)(۲)فقط-۱۸/ذی الحجہ/۱۳۳۳ھ،تتمہ ثالثہ:۱۲۲۔(امداد الفتاویٰ جدید، جلد اول،ص:۵۷)

خواب میں احتلام ہوا اور قرائن خارجیہ سے منی کا بغیر شہوت ودفق خارج ہونے کا یقین ہو:

سوال: خواب میں احتلام ہوا، محتلم کو قرائن خارجیہ سے اس کا یقین ہے کہ یہ منی بغیر شہوت ودفق کے خارج ہوئی ہے، تو آیا اس صورت میں غسل فرض ہے یا نہیں؟

قرائن خارجیہ مثلاً ایک شخص بوجہ کبرسنی کے عدیم الشہوت ہے، اب اس کو احتلام ہوتا ہی نہیں، تو اس کو عدیم الشہوت ہونے کی وجہ سے یقین ہے کہ یہ احتلام غیر دفق وشہوت کی حالت میں ہوا ہے، یا مثلاً ایک شخص مریض ہے جو سیلان منی وکثرت احتلام کے مرض میں مبتلا ہے اور علامات واسباب کو دیکھ کر اس کو یقین ہے کہ یہ منی جو سوتے میں خارج ہوئی ہے بغیر شہوت ودفق کے ہوئی ہے، اور کتب طبیہ مثلاً شرح اسباب وغیرہ میں مصرح ہے کہ جس کثرت احتلام کا سبب برودت ورطوبت اور استرخاء اوعیۂ منی ہوتا ہے اس کی علامت بلا دفق وانعاظ وشہوت خروج منی ہوتا ہے، غرض ایسے قرائن سے اس کو یقین ہو گیا کہ بغیر شہوت کے منی نکلی ہے۔ مرقاۃ مصری جلد اول ص ۳۲۷ میں مندرج ہے: **وأکثر العلماء علی أنه لایجب الغسل حتی یعلم أنه بلل الماء الدافق واستحبوا الغسل احتیاطاً**، جس کا ترجمہ نواب قطب الدین صاحب بھی ترجمہ مشکوٰۃ یعنی مظاہر حق میں لکھتے ہیں ''اور اکثر علمانے کہا ہے کہ غسل واجب نہیں آتا (یعنی سونے کی حالت میں تری دیکھنے سے) یہاں تک کہ جانے کہ یہ کود کر نکلی ہے، یعنی اگر جانتا ہے کہ کود کر نکلی ہے تو غسل واجب ہوگا، ورنہ مستحب واسطے احتیاط کے، غرض جناب اس میں ارشاد فرمائیں کہ کوئی مبتلیٰ بہ اس قول پر عمل کرے تو کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

ہمارے نزدیک اس قول پر عمل اس کو جائز ہے کہ جس کو بیداری میں بھی بدون شہوت کے انزال منی ہو جاتا ہو، اور

---

(۱) منی کا شہوت کے ساتھ کود کر نکلنا امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وجوب غسل کے لیے شرط ہے، جبکہ امام ابوحنیفہ ومحمد رحمہما اللہ کے نزدیک مطلق شہوت ولذت کے ساتھ منی کا نکلنا غسل کو واجب کرتا ہے۔ انیس

(۲) بعد مطلب فی تحریر الصاع الخ، بعد الغسل۔ انیس

جس کو بیداری میں بدون شہوت کے انزال منی نہ ہوتا ہو اس کو نیند سے بیدار ہونے کے بعد جوتری لباس پر نظر آئی، اور یقین ہے کہ منی ہے یا منی اور مذی ہونے میں شک ہو اس پر غسل واجب ہے، اور یہ خیال صحیح نہیں کہ نیند میں منی بدون شہوت کے نکلی ہے، کیونکہ نیند کی حالت کا اس کو کیا علم، بلکہ احتلام میں مدار رویت بلل پر ہے، (۱) واللہ اعلم

قال فی مراقی الفلاح: ومنها أی من أسباب وجوب الغسل وجود ماء رقیق بعد الانتباه عن النوم ولم یتذکر احتلاماً عندهما ولهما ماروی أنه صلی اللّٰه علیه وسلم سئل عن الرجل یجد البلل ولم یذکر احتلاماً قال یغتسل، خلافاً لأبی یوسفؒ وبقوله أخذ خلف بن أیوب وأبو اللیث لأنه مذی وهو الأقیس الخ (ص۵۷) قلت: وقد أخذنا بقوله فیمن کا ن مبتلٰی بالإنزال بلاشهوة فی الیقظة أیضاً وإلافالقول ماقالاه، واللّٰه أعلم. ۲۱/محرم ۱۳۴۹ھ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۶۰ تا ۳۶۱)

سوکر اٹھنے والا لیس دار مادہ دیکھے تو کیا غسل واجب ہے:

سوال: ایک اردو کی کتاب میں ہے کہ "سوکر اٹھنے پر اگر پیشاب کے مقام پر لیس دار مادہ معلوم ہو تو غسل واجب ہے" اور دوسری کتاب میں ہے کہ "شہوت کے خیال سے پیشاب کے شروع میں یا آخر میں لیس دار مادہ نکلنے سے غسل واجب ہے"۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب ______________ حامدًا و مصلیاً

سوکر اٹھنے پر جب ایسا لیس دار مادہ دیکھے تو غسل کرلے۔ (۲) محض شہوت کے خیال سے بلا جوش اور دفق کے اگر کوئی مادہ پیشاب سے پہلے یا بعد میں نکلے تو غسل واجب نہیں۔ (۳) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۷/۹۳ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۹۶/۵)

نیند سے بیدار ہونے والے پر غسل کے واجب یا غیر واجب ہونے کی تفصیل:

سوال: بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خواب بالکل یاد نہیں رہتا اور کپڑے پر دھبہ پایا جاتا ہے اس وقت نہانا فرض ہے یا نہیں؟ اور کس طرح امتیاز کیا جاوے کہ وہ منی ہے یا مذی یا ودی؟ ان تینوں کی پوری کیفیت تحریر فرمایئے، بعض

(۱) عن عائشةؓ قالت: سئل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاماً؟ قال: یغتسل، وعن الرجل یری أنه قد احتلم ولم یجد بللاً؟ قال: لا غسل علیه. (ترمذی، باب ماجاء فیمن یستیقظ ویری بللاً ولایذکر احتلاماً، ص۳۰، نمبر۱۱۳، انیس)

(۲) وأما إذا لم یتذکر الاحتلام وتیقن أنه منی أوشک هل هو منی أومذی فکذلک یجب علیه الغسل فی هاتین الحالتین أیضاً إجماعاً للاحتیاط، الخ. (الحلبی الکبیر: ص۴۲، سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریة: ۱۵/۱، المعانی الموجبة للغسل، رشیدیه، وکذا فی خلاصة الفتاویٰ: ۱۳/۱، الفصل الثانی فی الغسل، امجد اکیڈمی لاہور)

(۳) قال العلامة ابن عابدین (قوله تقیید قولهم): أی فیقال إن عدم وجوب الغسل بخروجه بعدالبول اتفاقاً إذا لم یکن ذکره منتشراً. (ردالمحتار: ۱۶۱/۱، فرائض الغسل، سعید، وکذا فی مراقی الفلاح: ۹۶، ما یوجب الغسل، قدیمی)

اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آنکھ کھل جاتی ہے اور رطوبت خارجہ اس وقت پائی جاتی ہے لیکن اس زور سے خارج ہوتی معلوم نہیں ہوتی کہ جس زور سے منی خارج ہوتی ہے؟

الجواب

اگر دھبہ نہ ہوتب تو غسل نہیں اگر چہ خواب یاد ہو اور اگر تری وغیرہ پائی جاوے تو اس میں چودہ صورتیں ہیں کیوں کہ یا تو (۱) منی کا یقین ہے یا (۲) مذی کا یقین ہے یا (۳) ودی کا یقین ہے، یا (۴) منی و مذی میں شک ہے یا (۵) مذی اور ودی میں شک ہے یا (۶) منی اور مذی اور ودی میں شک ہے۔ یہ سات (۷) احتمال ہیں (۱) اور ہر ایک میں دو احتمال ہیں، خواب کا یاد ہونا اور یاد نہ ہونا، پس یہ سب چودہ (۱۴) صورتیں ہو گئیں، ان میں سے چار صورتوں میں غسل نہیں ہے، ایک یہ کہ مذی کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو، دوسری تیسری یہ کہ ودی کا یقین ہو اور خواب یاد ہو یا نہ ہو، چوتھی یہ کہ مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو اور باقی دس صورتوں میں غسل واجب ہے۔ **کذا فی الدر المختار ورد المحتار** . (۲) اور منی اور ودی اور مذی کی حقیقتوں کا تغایر تو مشہور و معلوم ہے مگر کوئی ایسی علامت یقینی نہیں جس سے تعیین متیقن ہو جاوے ورنہ شک کی صورتیں محتمل نہ ہوتیں۔ ۱۴/ محرم ۱۳۲۹ھ، تتمۂ اولیٰ: صفحہ ۶۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۴۹ تا ۵۱)

(۱) ایک احتمال کا بیان رہ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''منی اور ودی میں شک ہو'' کل صورتیں اس طرح بھی ضبط ہوں گی کہ یا (۱) منی کا یقین ہے یا (۲) مذی کا یا (۳) ودی کا یا (۴) اول دو میں شک ہے یا (۵) اخیر دو میں یا (۶) طرفین میں یا (۷) تینوں میں، یہ کل سات احتمال ہوئے۔ پھر ہر صورت میں خواب یاد ہوگا یا نہ ہوگا، تو کل چودہ صورتیں ہوئیں۔ سعید احمد پالنپوری

(۲) لیکن سات صورتوں میں بالاتفاق غسل واجب ہے اور تین میں طرفین کے نزدیک واجب ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ ذیل میں تمام صورتیں مع حکم درج کی جاتی ہیں۔ سعید احمد۔

نمبر	صورت	حکم	نمبر	صورت	حکم
۱	منی کا یقین ہو اور خواب یاد ہو	بالاتفاق غسل واجب ہے۔	۲	مذی کا یقین ہو اور خواب یاد ہو	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۳	ودی کا یقین ہو اور خواب یاد ہو	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے	۴	منی کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۵	مذی کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے	۶	ودی کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے۔
۷	منی اور مذی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔	بالاتفاق غسل واجب ہے۔	۸	مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد ہو۔	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۹	منی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد ہو۔	بالاتفاق غسل واجب ہے۔	۱۰	منی، مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد ہو۔	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۱۱	منی اور مذی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔	طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں ہے۔	۱۲	منی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔	طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں ہے
۱۳	منی مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔	طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں ہے۔	۱۴	مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے۔

==

نیند سے بیداری پر تری پانے کی کچھ دیگر صورتیں:

سوال: (۱)　　اگر کوئی شخص خواب سے بیدار ہوا اور اپنے فرش یا ران پر تری پائی اور اس کو یقین ہے کہ یہ مذی ہے تو ایسی صورت میں اگر خواب یاد نہ ہو، اس پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اگر خواب بھی یاد ہوا اور اس تری کی بابت یقین مذی کا ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال: (۲)　　اگر کوئی شخص بیدار ہوا اور...... کے سوراخ پر تری پائی اور انتشار قبل از نوم موجود نہ تھا پس اگر خواب یاد نہ ہوا اور اس تری کی بابت اس کو یقین مذی کا ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں؟

سوال: (۳)　　اگر کوئی شخص بیدار ہوا اور اس وقت اس نے سوراخ پر یا کہیں اور تری نہیں پائی بعد کچھ تھوڑی دیر کے حالت بیداری میں کچھ تری معلوم ہوئی تو اس کی نسبت کیا حکم ہے خواب یا انتشار یاد ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں اگر حکم مسئلہ میں فرق پڑتا ہو تو تحریر فرمادیویں اگر کسی شخص پر یہ حالت قریب قریب ہر روز ہو جاتی ہو تو اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

سوال: (۴)　　مذی اور ودی کی خاص علامات کیا ہیں؟

سوال: (۵)　　اگر مسئلہ مندرجہ سوال (۱) و (۲) کے حکم میں کچھ فرق ہو تو اس کی کیا علت ہے؟

الجواب ———————— عن الکل

اس میں بہت سی صورتیں نکل سکتی ہیں جن میں سے صرف چار صورتوں میں تو غسل نہیں ہے باقی سب میں غسل ہے۔

وہ چار صورتیں غسل نہ ہونے کی یہ ہیں: ایک یہ کہ مذی کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو۔ دوسری یہ کہ ودی کا یقین ہو اور خواب یاد ہو، تیسری یہ کہ ودی کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو۔ چوتھی یہ کہ مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو، **کذا فی الدر المختار ورد المحتار۔**

== (و) عند (رؤية مستيقظ) خرج رؤية السكران والمغمىٰ عليه المذى منياً أو مذياً (وإن لم يتذكر الاحتلام) إلا إذا علم أنه مذى أو شك أنه مذى أو ودى أو كان ذكره منتشراً قبيل النوم فلاغسل عليه اتفاقاً كالودى، لكن فى الجواهر: إلا إذا نام مضطجعاً أو تيقن أنه منى أو تذكر حلماً فعليه الغسل والناس عنه غافلون (الدر المختار) (قوله منياً أو مذياً) اعلم أن هذه المسئلة علىٰ أربعة عشر وجهاً، لأنه إما أن يعلم أنه منى أو مذى أو ودى أو شك فى الأولين أو فى الطرفين أو فى الأخيرين أو فى الثلاثة، وعلىٰ كل إما أن يتذكر احتلاماً أو لا فيجب الغسل اتفاقاً فى سبع صور منها وهى ما إذا علم أنه مذى، أو شك فى الأولين أو فى الطرفين أو فى الأخيرين أو فى الثلاثة مع تذكر الاحتلام فيها، أو علم أنه منى مطلقاً، ولا يجب اتفاقاً فيما إذا علم أنه ودى مطلقاً وفيما إذا علم أنه مذى أو شك فى الأخيرين مع عدم تذكر الاحتلام ويجب عندهما فيما إذا شك فى الأولين أو فى الطرفين أو فى الثلاثة احتياطاً، ولا يجب عند أبى يوسف للشك فى وجود الموجب. (رد المحتار: ۱/۱۶۳، بیروت، انیس)

اور منی اور مذی اور ودی کی حقیقتیں تو متغایر یقینی ہیں مگر اس کی ایسی علامت یقینی نہیں جس سے تعیین متیقن ہو جاوے، ورنہ شک کی صورتیں نہ نکلتیں اور بیداری میں اگر خروج ہو تو یہ دیکھ لے کہ دفق اور شہوت اگر ہے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں، اس قاعدۂ کلیہ سے امید ہے کہ سائل صاحب کو اپنے سب سوالوں کا جواب معلوم ہو گیا ہوگا، لیکن اگر کوئی مقام مخفی رہ گیا ہو مکرر سوال کر لیں، اب صرف دو امر پر متنبہ کرنا باقی رہا ایک یہ کہ مدار حکم انتشار و عدم انتشار پر نہیں، صرف انتشار ایک قرینہ ہے مذی ہونے کا جبکہ خواب یاد نہ ہو سو قرینہ اسی میں منحصر نہیں، مذی کے یقین میں یہ سب قرینے آ گئے، دوسرا امر استفسار نمبر (۵) کے متعلق ہے وہ یہ کہ نمبر (۱) کے دو جزو ہیں، ایک جزو مذی کا یقینی ہونا اور خواب یاد نہ ہونا، دوسرا جزو مذی کا یقینی ہونا اور خواب یاد ہونا اور نمبر (۲) بعینہٖ (۱) کا پہلا جزو ہے پس استفسار نمبر (۵) میں جو سوال نمبر (۱) و سوال (۲) میں فرق پوچھا گیا ہے، سائل کی مراد اگر سوال نمبر (۱) کا جزو اول ہے سو وہ اور نمبر (۲) تو بالکل متحد ہیں، فرق پوچھنے کے کوئی معنی نہیں اور اگر مراد سوال نمبر (۱) کا جزو ثانی ہے تو وجہ فرق ظاہر ہے کہ ایک میں خواب یاد نہیں اور ایک میں خواب یاد ہے جو قرینہ ظاہرہ ہے منی کا اور اگر کچھ اور مقصود ہے تو ظاہر کیا جاوے۔

۱۱؍رجب ۱۳۳۱ھ، تتمۂ ثانیہ: ص ۵۳۔(۱) (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول: ص ۵۱-۵۳)

نیند سے بیدار ہونے کے کچھ دیر بعد رطوبت کا دیکھنا:

سوال: اگر کوئی شخص بیدار ہوا اور اس کو خواب یاد ہے پس حالت بیداری میں اس کے بستر پر سے اٹھنے سے پہلے بیدار ہونے کے دو یا تین منٹ بعد اس کو تری معلوم ہوئی جس کو وہ مذی سمجھتا ہے تو اس پر یہ خیال کر کے کہ شاید یہ منی رک گئی ہو جو اب نکلی ہے غسل واجب ہوگا یا اس کو خیال نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ دفق و شہوت کے ساتھ نکلی ہے یا کس طرح؟

الجواب

جزئیہ تو دیکھا نہیں مگر قواعد سے غسل واجب ہونا چاہئے کیونکہ خواب کا یاد ہونا علامت اس کی ہے کہ یہ یا منی ہے یا مذی اور دونوں کا احتمال خروج (۲) موجب غسل ہے اور دفق و شہوت کی شرط ہونے کا یہ مطلب ہے کہ انفصال عن المقر کے وقت شہوت ہو گو خروج کے وقت نہ ہو (۳) اور اگر کوئی عارض مانع نہ ہو تو دفق بھی ہو اور یہاں ممکن ہے کہ انفصال کے وقت شہوت ہو اور دفعۃً آنکھ کھلنے سے رک گئی ہو، مگر احتیاطاً یہ مسئلہ کہیں اور بھی پوچھ لیا جاوے۔

۸؍محرم ۱۳۳۲ھ، تتمۂ ثانیہ: ص ۱۱۲۔ (امداد الفتاویٰ جدید: جلد اول، ص ۵۵)

---

(۱) ردالمحتار: ۱؍۱۶۳، بیروت۔ انیس

(۲) پہلے جو چودہ صورتوں کا نقشہ دیا گیا ہے، ان میں یہ ساتویں صورت ہے۔ سعید احمد پالنپوری

(۳) (وفرض) الغسل (عند)خروج (منی) من العضو.....(منفصل عن مقره بشهوة).....وإن لم يخرج من رأس الذكر(بها). (الدر المختار، ابحاث الغسل: ۱؍۱۰۷-۱۰۸۔ انیس)

بیدار ہونے پرتری دیکھی اور یقین ہے کہ وہ منی نہیں، تو غسل واجب ہوگا یا نہیں:

سوال: ایک شخص نیند سے اٹھ کر احلیل ذکر میں تری دیکھتا ہے، اس کو یقین ہے کہ احتلام نہیں ہوا، یا اس کو احتلام یاد نہیں اور یہ مذی کی تری ہے اور اثر منی کا بدن اور کپڑے پر مطلقاً نہیں ہے، اس صورت میں غسل واجب ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اس صورت میں غسل واجب نہیں ہے، منیہ میں بھی مطلقاً اس صورت میں غسل کو واجب نہیں کہا جیسا کہ اس کی عبارت "**إن كان ذكره منتشراً قبل النوم**" (۱) سے اس کی تفصیل کی ہے جس صورت میں وجوب غسل فرمایا ہے وہ وجوب احتیاطاً فرمایا ہے، چنانچہ کبیری کی عبارت جو علیحدہ پرچہ پر منقول ہے اس میں صاف ہے کہ وجوب غسل کی اس میں کوئی دلیل نہیں ہے اور پھر دلائل عدم وجوب غسل بیان فرمائے ہیں۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۶۸)

عضو پرتری کا وجود موجب غسل ہے یا نہیں:

سوال: زید نیند سے بیدار ہوا، ذکر پر تری دیکھی، نہ معلوم منی ہے یا مذی یا ودی، نہ خواب یاد ہے۔ تو کیا غسل واجب ہے؟ اگر واجب ہے، درصورت عدم انتشار قبل النوم کی حالت میں جیسا کہ عالمگیری نے ۱/۱۰ میں نقل کیا ہے تو زید کا اس پر یہ اشکال ہے کہ ایک تو یہ معلوم نہیں کہ منی ہے یا نہیں؟ دوسرے اگر فرض کرلیا جائے کہ منی ہی ہے تو بھی دفق بالکل نہیں، کیونکہ اگر دفق ہوتا تو دوسرے محل پر کچھ نہ کچھ ضرور لگتی اور پھر یہ کہ بعض اوقات کسی شخص کے محض انتشار سے حالت یقظہ میں بلا دفق کے تری ذکر پر آجاتی ہے تو کیا غالب ظن سے یہ حکم نہیں لگ سکتا کہ یہ بھی موجب غسل نہیں؟ ویسے بھی زید کہتا ہے کہ دفق کی شرط ظاہر الروایت کی ہے اور یہ مسئلہ نوادر کا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

"ومنها: وجود ماء رقيق بعد النوم ولم يتذكر احتلاماً آه" مراقي الفلاح. "حاصل مسئلة النوم اثنا عشر وجهاً كما في البحر، لأنه إما أن يتيقن أنه مني أو مذي أو ودي، أو يشك في الأول مع الثاني، أو في الأول مع الثالث أو في الثاني مع الثالث، فهذه ستة، وفي كل منها إما أن يتذكر احتلاماً أو لا، فتمت الإثناعشر.

فيجب الغسل اتفاقاً فيما إذا تيقن أنه مني تذكر احتلاماً أو لا، وكذا فيما إذا تيقن أنه مذي

---

(۱) غنية المستلي: ۱۴۱، فصل في الطهارة الكبرى۔ ظفیر

(۲) وإن استيقظ فوجد في إحليله بللاً لايدري أمني هو أم مذي ولم يتذكر حلماً ينظر إن كان ذكره منتشراً قبل النوم فلا غسل عليه لأن الانتشار سبب لخروج المذي فيحمل عليه وإن كان ذكره قبل النوم ساكناً فعليه الغسل للاحتياط المذكور في الخلاصة، الخ . (غنية المستملي: ص ۴۱، ظفیر)

وتذكر الاحتلام،أو شك أنه مني أو مذي،أوشك أنه مني أوودي،أوشك أنه مذي أوودي،وتذكر الاحتلام في الكل. ولايجب الغسل اتفاقاً فيما إذا تيقن أنه ودي مطلقاً تذكر الاحتلام أولا،أوشك أنه مذي أوودي ولم يتذكر،أوتيقن أنه مذي ولم يتذكر.
ويجب الغسل عندهما لاعند أبي يوسفؒ فيما إذا شك أنه مني أومذي أوشك أنه مني أو ودي ولم يتذكر احتلاماً فيهما. والمراد بالتيقن هنا غلبة الظن،لأن حقيقة التيقن متعذرة مع النوم،آه". (طحطاوی:ص:۵۴)(۱)

صورتِ مسئولہ میں امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل واجب نہیں،طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے۔

طرفین کی دلیل:

" ولهما ماروى أنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سئل عن الرجل يجد البلل،ولم يذكر احتلاماً قال: " يغتسل" ولأن النوم راحة تهيج الشهوة، وقد يرقّ المني لعارض، والاحتياط لازم في باب العبادات. وهذا إذا لم يكن ذَكره منتشراً قبل النوم، لأن الانتشار سبب للمذي، فيحال عليه اهـ".
مراقي الفلاح." قوله (قد يرق) بطول المدة، فتصير صورته كصورة المذي اهـ".(طحطاوی)(۲)

منی فرض کرنے کی صورت میں یہ اشکال کہ " دفق نہیں ہے" بے محل ہے،اس لئے کہ حالتِ نوم میں دفق کی حقیقۃً اطلاع نہیں ہوتی، خاص کر جب کہ احتلام یاد نہ ہو اور جب منی قلیل ہو اور دفق خفیف ہو تو اس کا کسی دوسری جگہ لگنا ضروری نہیں۔ اگر حالت بیداری میں بغیر دفق کے کسی مرض کی وجہ سے جیسے بوجھ اٹھانے سے خروج منی ہو جائے تو وہ موجبِ غسل نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۲/۳/۶۴ھ
الجواب صحیح: عبد اللطیف: مدرسہ مظاہر علوم، ۲۴/۳/۶۴ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۰۰/۵)

خواب میں جماع پر انزال نہیں ہوا، جاگنے کے بعد پیشاب میں سفید قطرات آنے کا حکم:

سوال: (۱)　زید نے خواب میں کسی عورت سے جماع کیا مگر ابھی انزال نہ ہوا تھا کہ زید بیدار ہو گیا جب پیشاب کرنے لگا تو قبل از بول چند قطرے رقیق سفید ذکر سے خارج ہوئے، آیا زید پر غسل واجب ہے یا نہ؟

سوال: (۲)　عمر کو مرض سرعت انزال یعنی رقت منی لاحق ہے، اگر وہ کسی قسم کا خیال یا تصور کرے یا خواب میں یا بیداری میں اس کا ذکر منتشر ہو جائے تو ذکر سے چند قطرے رقیق سفید نکل آتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بغیر تصور و انتشار قبل از بول چند قطرے رقیق سفید خارج ہوتے ہیں ان تمام حالتوں میں غسل واجب ہے یا نہیں؟

(۱)　حاشیة الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، ص۹۹،قدیمی، البحر الرائق: ۱۰۲/۱، رشیدیه، الحلبی الکبیر: ص۴۲، سهیل اکیڈمی لاهور
(۲)　حاشیة الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح: ص۹۹، قدیمی

الجواب ــــــــــــــــــــ

ظاہر یہ ہے کہ ان سب صورتوں میں جو کچھ قطرات سفید نکلے وہ مذی ہے۔ جیسا کہ تعریف مذی "ماء رقیق أبیض یخرج عند الشهوة" شامی. (۱) اس پر صادق آتی ہے۔

لہذا اس پر غسل واجب نہیں ہے اور اگر احتیاطاً کر لیوے تو اچھا ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۶۹)

احتلام بھول جانے پر غسل اور نماز کا حکم:

سوال: اگر کسی شخص کو احتلام ہوا مگر وہ بھول گیا اور چند دن بعد یاد آیا، تو ان ایام کی ادا کردہ نمازوں کی قضا لازم ہوگی یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر اس کو یقین ہو جائے کہ فلاں روز احتلام ہوا تھا تو اس روز سے قضا لازمی ہے اور اگر دن کا تعین نہ کر سکے تو یاد آنے سے پہلے جس وقت سو کر اٹھا تھا اس وقت سے قضا لازمی ہوگی اور اسی نیند میں احتلام کا حکم دیا جائے گا۔ (۳)

(فتاویٰ مولانا عبد الحئی اردو: ۱۸۳) ☆

منی اپنی مقر سے شہوت کے ساتھ جدا ہو، تو جب بھی خارج ہوگی غسل واجب ہو جائے گا:

سوال ایک شخص وطی فی الدبر کرے لیکن انزال نہ ہو۔ یا نابالغہ سے زنا کرے۔ یا مشت زنی کرے لیکن انزال نہ ہو، یا وہ کسی طرح منی خارج ہونے سے روک لے بذریعہ مسک دوا یا امساک کے ذریعہ یا رگ دبا کر۔ تو ان تینوں صورتوں میں

---

(۱) رد المحتار، أبحاث الغسل، تحت قوله لا عند مذی: ۱/۵۳۔ ظفیر

(۲) لا (أی) لا یفرض الغسل عند مذی أو ودی بل الوضوء منه ومن البول جمیعاً. (الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار، أبحاث الغسل، ۱/۱۵۲، ظفیر)

(۳) عن عائشة رضؓ قالت: سئل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاماً؟ قال: یغتسل، وعن الرجل یری أنه قد احتلم ولم یجد بللاً؟ قال: لا غسل علیه. (ترمذی، باب ماجاء فیمن یستیقظ و یری بللاً ولا یذکر احتلاماً، ص ۳۰، نمبر ۱۱۳/ مسند ابو یعلی الموصلی: ۸/۱۴۹، نمبر ۴۶۹۴/ المنتقیٰ لابن الجارود: ۱/۳۳، نمبر ۸۹۔۹۰، انیس)

☆ احتلام بھول جانے کی صورت میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم:

سوال: کسی شخص سے احتلام بھول گیا تھا مگر چند دن بعد یاد آیا کہ چند روز قبل اس کو احتلام ہوا تھا، تو اس دوران پڑھی گئی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر کسی کو چند روز کے بعد احتلام کا علم ہوا کہ فلاں دن کو مجھے احتلام ہوا تھا تو اسی روز سے نمازوں کی قضا کرے گا اور اگر متعین دن کا علم نہ ہو تو آخری نوم (نیند) سے جنبی شمار ہوگا، اس کے بعد جتنی نمازیں پڑھی گئی ہوں ان کی قضا لازم ہوگی۔

"لما قال الشیخ عبد الحیؒ: اگر دانست که احتلام فلاں روزست حکم جنابت ازاں روز جاری خواهد شد و اگر تعینِ روز معلوم نه شُد حکمِ احتلام از آخر نوم که بعد آں نخسپیده است داد خواهد شُد"۔ (مجموعۃ الفتاویٰ، فارسی، باب الغسل: ج ۳ ص ۲۶) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۳۲)

اس پر غسل واجب ہوگا یا نہیں؟ کیونکہ محل زنا نہیں۔اور انزال بھی نہیں ہوا۔آیا دخول سے یا ہاتھ لگانے سے (مشت زنی) سے غسل واجب ہوگا؟اگر کچھ دیر کے بعد اس شخص کو پیشاب کے دوران سفید رطوبت آئے تو ان تینوں صورتوں میں سے کس میں غسل واجب ہوگا؟ یا اسے جریان سمجھا جائے گا۔یا تین چار گھنٹے کے بعد پیشاب میں رطوبت آئے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

۱۔ دخول کے بعد غسل واجب ہوجائے گا انزال ہو یا نہ ہو۔(۱)

۲۔ اگر عورت اتنی کمسن ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصے اور مشترک حصے مل جانے کا خوف ہو تو تاوقتیکہ انزال نہ ہو غسل فرض نہ ہوگا۔مشت زنی میں غسل کے لئے انزال ضروری ہے۔(۲)

۳۔ اگر اس سعی مذموم میں منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوگئی، مگر کسی وجہ سے خروج سے رکاوٹ پیدا کرلی، تو یہ منی جب خارج ہوگی، غسل فرض ہوجائے گا۔

وتعتبر الشهو ة عنـد انـفـصـاله عن مكانه لا عندخروجه من رأس الإحليل،اهـ.(عالمگیری: جلداول صفحہ:۸)فقط و الله أعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء۔(خیر الفتاویٰ:۲/۸۲)

منی کو ہاتھ سے روک لیا اور شہوت ختم ہونے کے بعد نکال دی:

سوال: احتلام میں ایسا محسوس ہوا کہ منی نکلنے والی ہے مگر آنکھ کھل گئی اور آلۂ تناسل کو ہاتھ سے دبا کر منی کو روک لیا، حتی کہ شہوت بالکل ختم ہوگئی تو چھوڑنے کے بعد کافی مقدار میں منی خارج ہوئی تو غسل فرض ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر خروج کے وقت شہوت نہیں تھی تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غسل فرض نہیں، سفر وغیرہ جیسی ضرورت کے موقع پر اس کے مطابق عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

قـال فـي التـنـوير:وفرض عند مني منفصل عن مقره بشهو ة وإن لـم يخرج بها.وفي الشرح: وشـرطـه أبـويـوسفؒ، وبـقـولـه يـفتىٰ في ضيف خاف ريبة أواستحيىٰ كما في المستصفىٰ، وفي القهستاني والتاترخانية معز ياً للنوازل: وبقول أبي يوسفؒ نأخذ لأنه أيسرعلى المسلمين،قلت: ولا سيـمـا فـي الشتـاء والسـفـر،وفـي الـحـاشية:(قـولـه وشرطـه أبويوسفؒ) أي شرط الدفق

---

(۱) عن أبي هريرة أن الـنـبـي صـلـى الله عليه وسلم قال: إذا جلس بين شعبها الأربع ثم جهد ها فقد وجب عليه الغسل.وفي حديث مطر:وإن لم ينزل.(مسلم،نمبر۳۴۸/۷۸۳،انیس)

(۲) أبو داؤد،نمبر۲۰۶/مسند أحمد،علي بن أبي طالب،نمبر۸۴۹،انیس

وأثر الخلاف يظهر فيما لو احتلم أو نظر بشهوة فأمسك ذكره حتىٰ سكنت شهوته ، ثم أرسله فأنزل وجب عندهما لا عنده الخ (قوله قلت الخ) ظاهره الميل إلى اختيار ما في النوازل، ولكن أكثر الكتب علىٰ خلافه حتى البحر والنهر ولا سيما قد ذكروا أن قوله قياس وقولهما استحسان وأنه الأحوط فينبغي الإفتاء بقوله في مواضع الضرورة فقط، تأمل، وفي شرح الشيخ إسمٰعيل عن المنصورية قال الإمام قاضيخان: يؤخذ بقول أبي يوسفؒ في صلوات ماضية فلا تعاد وفي مستقبلة لا يصلي مالم يغتسل (رد المحتار: ۱/۱۴۹) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۳۳-۳۴)

احتلام کے وقت منی کو روک لینے پر غسل کا حکم:

سوال: اگر احتلام کے وقت کوئی عضو خاص کو تھام لے جس سے منی نہ نکل سکے، پھر پیشاب کے ساتھ نکالے اور معلوم نہ ہو کہ منی نکلی ہے یا نہیں؟ تو غسل کرنا ہوگا یا بغیر غسل نماز جائز ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

غسل کر لینا چاہیے، بغیر غسل نماز نہ پڑھنی چاہیے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عباس، ۱۳۵۲/۱۲/۲۵ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۸۷)

منی کو روک لیا جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: مجھ کو چند روز سے بدخوابی زیادہ ہوتی ہے اور ساتھ ہی یہ عادت بھی ہوگئی ہے کہ احتلام کو روک لیتا ہوں، بعض مرتبہ تو قطرہ وغیرہ کچھ نہیں نکلتا اور بعض وقت ایک آدھ قطرہ نکل آتا ہے۔ مجھ کو بعض وقت یہ شبہ ہوتا ہے کہ قطرہ کو دکر شہوت کے ساتھ نکلا اور بعض وقت کو دکر شہوت کے ساتھ نہ نکلنے کا یقین ہوتا ہے، قطرہ بعض مرتبہ چونی کی برابر، بعض مرتبہ ذرا بڑا، بعض مرتبہ چھوٹا ہوتا ہے، بعض مرتبہ یہ بھی ہوتا ہے کہ احتلام کو روک دینے کے بعد بلا شہوت بھی ایک دو قطرہ آجاتا ہے، ایسی حالت میں غسل فرض ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

جس صورت میں قطرہ آدھ قطرہ نکلنے کا یقین ہو اس صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے اور جس صورت میں خروج

---

(۱) اگر احتلام کو روک لینے کے بعد بلا شہوت منی نکلے تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غسل واجب نہیں ہے، اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ غسل کو واجب فرماتے ہیں، اور یہی احوط ہے۔ مجاہد

(وفرض) الغسل (عند) خروج (مني) من العضو..... (منفصل عن مقره)..... (بشهوة).....لأنه ليس بشرط عند هما خلافاً للثاني، ولذا قال (وإن لم يخرج) من رأس الذكر (بها) وشرطه أبو يوسفؒ وبقوله يفتىٰ. (الدر المختار) لاسيما قد ذكروا أن قوله "قياس" وقولهما "استحسان" وأنه الأحوط فينبغي الإفتاء بقوله في مواضع الضرورة فقط، تأمل. (رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱/۲۹۷)

قطرہ وغیرہ کا بالکل نہ ہو، اس صورت میں غسل واجب نہیں ہوتا (۱) اور احتلام کو روک لینے کے بعد بلاشہوت اگر قطرہ نکل آوے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس میں غسل کو واجب نہیں فرماتے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ و امام محمد رحمہ اللہ غسل کو واجب فرماتے ہیں اور یہی احوط ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۶۳)

منی نکلنے کے کچھ دیر بعد دوبارہ منی نکلے تو غسل واجب ہوگا یا نہیں:

سوال: کوئی شخص خدانخواستہ منی گراتا ہو تو جب گرنے لگے تو اس کو چاٹ لے، تو کیا غسل واجب ہوگا یا نہیں؟ اور اگر غسل واجب ہونے کے بعد وہ آدمی غسل کر کے فارغ ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد بغیر شہوت کے منی گر گئی ہے تو کیا پھر غسل واجب ہوگا۔ یا یہ کہ کسی نے کسی عورت کے ساتھ جماع کیا پھر جب منی گرنے کا وقت آیا تو نکال کر خوب زور سے چاٹ لیا، تو کیا اس طرح کرنے کے بعد بھی غسل واجب ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اس پر بھی غسل واجب ہوگا اگرچہ شہوت کے ختم ہونے کے بعد منی خارج ہوئی ہو۔ (۳) عورت سے جماع کیا تو محض دخول سے غسل واجب ہو گیا، منی اندر یا باہر خارج ہوئی ہو یا خارج نہ ہوئی ہو۔ (۴) خروجِ منی کے بعد غسل کر لیا پھر بعد میں منی خارج ہو تو دوبارہ غسل واجب ہوگا۔ (۵) منی کا چاٹنا کسی حال میں بھی درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۰۶-۱۰۷)

---

(۱) قلت لعطاء: الرجل يحتلم فيدرك ذكره قبل أن تخرج النطفة، فيقبض عليه فيرجع هل عليه غسل؟ قال إن لم يخرج منه شئ فلا غسل عليه. (مصنف عبدالرزاق، ج اول، ص ۱۹۷، نمبر ۹۷۷)

اس قول تابعی سے واضح ہوتا ہے کہ منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں۔ انیس

(۲) (وفرض) الغسل (عند) خروج (مني) الخ (منفصل عن مقره)...... (بشهوة) لأنه ليس بشرط عندهما خلافاً للثاني ولذا قال (وإن لم يخرج) من رأس الذكر (بها) وشرطه أبويوسفؒ وبقوله يفتىٰ الخ. (در مختار). ولا سيما قد ذكروا أن قوله قياس وقولهما استحسان وأنه الأحوط. (رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۴۸، بعد مطلب في تحرير الصاع، إلخ)

(۳) (وفرض) الغسل (عند) خروج (مني) من العضو... (منفصل عن مقره) هو صلب الرجل وترائب المرأة..... (بشهوة) أي لذة ولو حكماً كمحتلم، ولم يذكر الدفق ليشمل مني المرأة لأن الدفق فيه غير ظاهر. (الدر المختار: ۱/۱۵۹-۱۶۰، باب الغسل، سعيد، وكذا في مراقي الفلاح: ۹۲، فصل موجبات الغسل، قديمي، وكذا في تبيين الحقائق: ۱/۶۵، موجبات الغسل، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۴) لما أخرج الإمام أبوعيسىٰ الترمذي عن عائشة رضي الله عنها قالت: إذا جاوز الختان الختان وجب الغسل، فعلت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا. (سنن الترمذي: ۱/۳۰، باب ماجاء إذا التقى الختان وجب الغسل، سعيد، وكذا في الدر المختار: ۱/۱۶۱-۱۶۲، سنن الغسل، سعيد، وكذا في الفتاوىٰ العالمگيرية: ۱/۱۵، الفصل الثالث في المعاني الموجبة، رشيدية)

(۵) لو اغتسل من الجنابة قبل أن يبول أو ينام وصلى ثم خرج بقية المني فعليه أن يغتسل عند هما خلافاً لأبي يوسف ولكن لا يعيد تلك الصلوٰة في قولهم جميعاً، كذا في الذخيرة. (الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/۱۴، الفصل الثالث في المعاني الموجبة، رشيدية، وكذا في التاتارخانية: ۱/۱۵۶، الغسل، إدارة القرآن، كراچی)

بعد غسل منی نکلے تو کیا پھر غسل واجب ہے:

سوال: اگر کسی کی منی رقیق ہو اور وہ بعد پیشاب کرنے کے غسل کرے اور پھر بقیہ منی نکل آوے تو پھر غسل واجب ہوگا یا نہ؟

الجواب

اس بارے میں شامی میں یہ تفصیل کی ہے کہ بعد بول کے اگر انتشار باقی رہے اور اس انتشار کی حالت میں بقیہ منی نکلے تو غسل دوبارہ لازم ہے اور اگر انتشار نہیں رہا تو غسل واجب نہیں اور وجوب غسل کے لئے انفصال بشہوۃ شرط ہے، اگرچہ خروج بشہوۃ نہ ہو، مگر مواقع ضرورت میں خروج بشہوۃ پر فتویٰ ہے جو قول ہے ابو یوسفؒ کا، پس ماسواء ضرورت کے انفصال بشہوۃ پر فتویٰ ہے، **كذا فى الدر المختار والشامى وغيرهما.** (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۶۶)

غسل کے بعد منی نکلنے کا حکم:

سوال: میں بارہ بجے دن کے خواب راحت میں تھا کہ یکا یک میری آنکھ کھلی دیکھا مجھے حاجت غسل ہے، غسل کر کے ظہر کی نماز پڑھائی پھر جس وقت پیشاب کیا تو منی آئی مجھے وسوسہ آیا کہ میں نے جماعت باجنابت پڑھائی ہے اب میں نہایت پریشان ہوں؟

الجواب

فى رد الحتار: وكذا لو خرج منه بقية المنى بعد الغسل قبل النوم أو البول أو المشى الكثير (نهر) أى لا بعده لأن النوم والبول والمشى يقطع مادة الزائل عن مكانه بشهوة فيكون الثانى زائلاً عن مكانه بلا شهوة فلا يجب الغسل اتفاقاً، زيلعى. اس روایت سے ثابت ہوا کہ صورت مسئولہ میں جب احتلام کے بعد پیشاب کرلیا گیا ہے پھر بعد غسل جو دھات نکلے اس سے دوبارہ غسل واجب نہیں ہوا پہلا ہی غسل صحیح ہے اور نماز وغیرہ سب درست رہی کچھ وسوسہ اور اندیشہ نہ کیا جاوے۔ (۲) یکم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۴۸-۴۹)

(۱) وفى الخانية: خرج منى بعد البول وذكره منتشر لزمه الغسل، قال فى البحر: ومحمله إن وجد الشهوة (درمختار) قوله ومحمله: أى ما فى الخانية، قال فى البحر: ويدل عليه تعليله فى التجنيس بأن فى حالة الانتشار وجد الخروج والانفصال جميعاً علىٰ وجه الدفق والشهوة آه وعبارة المحيط كما فى الحلية: رجل بال فخرج من ذكره منى إن كان منتشراً فعليه الغسل لأن ذلك دلالة خروجه عن شهوة. (رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱/۱۴۹) لأنه (أى الدفق) ليس بشرط عندهما خلافاً للثانى ولذا قال (وإن لم يخرج) من رأس الذكر (بها) (أى بشهوة) وشرطه أبو يوسفؒ وبقوله يفتىٰ فى ضيف خاف ريبة أو استحيىٰ الخ وبقول أبى يوسف نأخذ لأنه أيسر علىٰ المسلمين، قلت: ولا سيما فى الشتاء والسفر (درمختار) فينبغى الإفتاء بقوله فى مواضع الضرورة. (رد المحتار، أيضاً، ظفير، بعد مطلب فى تحرير الصاع الخ، باب الغسل، انيس)

(۲) احقر مجیب کے ذہن میں ترتیب غلط یاد رہی کہ پیشاب کے بعد غسل کیا ہے، حالانکہ سوال میں ہے کہ غسل کے بعد پیشاب کیا ہے، اس لئے جواب اس طرز سے دیا گیا تھا، اب موافق سوال کے جواب یہ ہے کہ وہ نماز تو ہوگئی کیونکہ خروج بعد میں ہوا ہے، رہا غسل کے بعد جو منی آئی ہے، اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مشی کثیر کا اس کے قبل اتفاق ہوا ہے، تو دوبارہ غسل واجب نہیں، ورنہ واجب ہے، سائل اس سوال کے معلوم نہیں، اگر سائل اس مسئلہ کو دیکھیں، تو صحیح جواب سمجھ کر یاد کریں، اگر قاعدے سے دوبارہ غسل واجب ہوا ہو، تو جتنی نمازیں اس کے بعد پڑھی ہوں، اعادہ کریں اور جو پڑھائی ہوں یاد کر کے پڑھنے والوں کو اطلاع کردیں، جو یاد نہ آوے معاف ہے، پھر بھی ایک آدھ بار مجمع میں اعلان کردیں اور یہ اعادہ اس وقت تک کی نمازوں کا ہوگا، جب تک اس کے بعد فرض یا سنت غسل نہ کیا ہو اور اس کے بعد کی نمازوں کا اعادہ نہیں۔ سعید احمد پالنپوری

غسل کے بعد منی نکلنے پر غسل کا حکم:

سوال: کبھی کبھی جلدی کی وجہ سے جماع یا احتلام کے بعد غسل کیا جاتا ہے اور غسل کے بعد منی کے قطرے خارج ہوجاتے ہیں، تو کیا دوبارہ غسل کرنا واجب ہے یا پہلا غسل ہی کافی ہوگا؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ

غسل کرنے کے بعد منی کے جو قطرات خارج ہوتے ہیں اس میں قدرے تفصیل ہے، اگر منی کے قطرات کثرتِ مشی (زیادہ چلنے) سونے یا پیشاب کے بعد نکلے ہوں تو چونکہ بسا اوقات ان حالات میں بغیر شہوت ودفق کے منی خارج ہوجاتی ہے اس لئے عدم شہوت کی وجہ سے پہلا غسل ہی کافی ہے دوبارہ غسل واجب نہیں اور اگر ان عوارض سے قبل منی کے قطرات خارج ہوجائیں تو دوبارہ غسل واجب ہوگا۔

لما فی الهندية: "لو اغتسل من الجنابة قبل أن يبول أو ينام وصلیٰ ثم خرج بقية المنی فعليه أن يغتسل عندهما خلافاً لأبی يوسفؒ ولكن لايعيد تلك الصلوٰة فی قولهم جميعاً كذا فی الذخيرة ولو خرج بعد ما بال أو نام أو مشیٰ لايجب عليه الغسل اتفاقاً كذا فی التبيين". (الهندية: ج۱ص۱۴، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ: ۵۳۴و۵۳۵)

غسل جنابت کے بعد فرجِ عورت سے منی نکلے تو کیا دوبارہ غسل واجب ہوگا:

سوال: اگر مرد نے عورت سے خلوت کی، پھر عورت نے غسل کیا اور غسل کرنے کے بعد عورت کی فرج سے مرد کی منی نکلی تو عورت کا غسل ہوا یا نہیں؟ اور فرج کو غسل میں کتنا دھونا فرض ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

عورت نے شوہر سے ہمبستری کے بعد جب غسل کرلیا پھر مرد کی منی اس کی فرج سے نکلی تو اس سے دوبارہ غسل واجب نہیں ہوگا۔ (۲) **"اغتسلت ثم خرج منها منی الزوج لاتلزمها إعادة الغسل" كبيری.** (۳)

---

(۱) **قال ابن عابدينؒ: "وكذا لو خرج منه بقية المنی بعد الغسل قبل النوم أو البول أو المشی الكثير (نهر) أی لابعده لأن النوم والبول والمشی يقطع مادة الزائل عن مكانه بشهوة فيكون الثانی زائلاً عن مكانه بلاشهوة فلايجب الغسل اتفاقاً". (ردالمحتار، موجبات الغسل: ج۱ص۱۶۰)**

(۲) اگر کسی عورت نے غسل کی اور غسل کے بعد اس سے منی کا خروج ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو اس سے منی کا خروج شہوت کی وجہ سے ہوا اور وہ منی اسی کا ہے تو دوبارہ غسل کریگی اور اگر خارج ہونے والا منی اس کا نہیں ہے یا اسی کا ہے لیکن خروج شہوت کے ساتھ نہیں ہوا تو ان دونوں صورتوں میں اس پر غسل واجب نہیں۔ (طہارت کے احکام ومسائل، ص۲۴۲، مؤلفہ انیس الرحمٰن قاسمی)

(۳) **الحلبی الكبير: ص۴۶، الطهارة الكبریٰ، سهيل اكيڈمی، لاهور۔ "فلو اغتسلت فخرج منها منی، إن منيها أعادت الغسل لا الصلوٰة و إلا لا. (الدر المختار) قال ابن عابدين (قوله وإلا لا) أی وإن لم يكن منيها بل منی الرجل لا تعيد شيئاً وعليها الوضوء، الخ. (رد المحتار: ۱/۱۶۰، أبحاث الغسل، سعيد، وكذا فی التاتارخانية: ۱/۱۵۶، أسباب الغسل، إدارة القرآن، كراچی)**

غسل میں فرج خارج کا دھونا ضروری ہے: "**ویجب غسل فرج خارج لاداخل، الدر المختار مختصرا**"(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ: ۱۲/۷/۸۸ھ، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند، ۱۴/۷/۸۸ھ

(فتاویٰ محمودیہ: ۹۹/۵-۱۰۰)

احتلام کے بعد بغیر پیشاب کے غسل کرنا اور پھر پیشاب کرنا:

سوال: احتلام وانزال کے بعد اگر کوئی شخص پیشاب نہ کرے اور صرف غسل کرے، پھر بعد غسل پیشاب کرے تو کیا دوبارہ غسل واجب ہوگا جب کہ پیشاب میں منی معلوم نہ ہو؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

نہیں۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۳۰/۳/۸۸ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۰۲/۵)

عورت کے تصور سے منی کا خروج، منی مذی اور ودی کی تعریف اور مرض جریان کا حکم:

سوال: ایک شخص کو بیٹھے بیٹھے کسی لڑکی کا خیال آیا، یا اس نے کسی لڑکی کو دیکھا یا عورت کی تصویر دیکھی یا ناول پڑھتے ہوئے گندے خیالات اور شہوت پیدا ہوئی اور اس کے بعد خیالات میں گم ہوگیا، اس وقت شرمگاہ سے رطوبت خارج ہوئی تو اس سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟ خارج ہونے والی چیز کیا کہی جائے گی منی یا مذی؟ اگر منی اور مذی کا فرق اور علامت بھی بیان کر دیں تو بہتر ہوگا۔

۲۔ اور اگر منی بلا کسی گندے خیال وتصور کے نکلے جیسے کہ کبھی جریان (دھات) کا مرض ہو تو پیشاب کے بعد نکل جاتی ہے، تو اس صورت میں غسل واجب ہوگا یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر اس تصور اور خیال سے شہوت پیدا ہوئی اور عضو میں ایستادگی ہوئی اس کے بعد اگر منی کا خروج ہوا تو غسل واجب ہوگا اور اگر مذی کا خروج ہوا تو غسل واجب نہ ہوگا وضو کر لینا کافی ہے (۳) خارج ہونے والی چیز منی ہے یا مذی

(۱) الدر المختار: ۱۵۲/۱، فرائض الغسل سعید، وکذا فی مراقی الفلاح: ۱۰۳، فرائض الغسل، قدیمی

(۲) قال ابن عابدین: وکذا لو خرج منه بقیة المنی بعد الغسل قبل النوم أو البول أو المشی الکثیر (نهر) أی لابعده، لأن النوم والبول والمشی یقطع مادة الزائل عن مکانه بشهوة فیکون الثانی زائلاً عن مکانه بلاشهوة فلایجب الغسل اتفاقاً. (رد المحتار: ۱۶۰/۱، مایوجب الغسل، سعید، وکذا فی الحلبی الکبیر: ۴۵، الطهارة الکبریٰ، سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا فی التاتارخانیة: ۱۵۶/۱، باب الغسل، إدارة القرآن، کراچی)

(۳) اور بدن یا کپڑے پر مذی لگی ہو تو اس کا دھونا اور پاک کر لینا ضروری ہے۔ (أبو داؤد، نمبر ۲۰۶/ مسند أحمد، علی بن أبی طالب، نمبر ۸۴۹، انیس)

یا ودی اس کی پہچان کے لیے تینوں چیزوں کی تعریف اور فرق معلوم ہوتو اس کا تعین کیا جا سکتا ہے اور حکم کی تعیین بھی آسان ہوگی، فقہا نے ہر ایک کی تعریف اس طرح کی ہے:

(أولها خروج المني) وهو ماء أبيض سخين ينكسر الذكر بخروجه يشبه رائحة الطلع ومني المرءة رقيق أصفر...(إلٰى ظاهر الجسد)لأنه مالم يظهر لاحكم له (إذا انفصل عن مقره) وهو الصلب(بشهوة) وكان خروجه (من غير جماع)كاحتلام ولوبأول مرة لبلوغ في الأصح وفكر ونظروعبث بذكره.إلٰى قوله.فإذالم توجد بشهوة لاغسل كما إذا حمل ثقيلاً أوضرب علٰى صلبه فنزل منيه بلاشهوة. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي:ج۱/ص۵۵)

مذي:مذي بفتح الميم وسكون الذال وكسرها وهوماء أبيض يخرج عند شهوة لا بشهوة ولادفق ولايعقبه فتور وربما لايحس بخروجه وهوأغلب في النساء من الرجال.

ودي:وهوماء أبيض كدرثخين لارائحة له يعقب البول وقد يسبقه، أجمع العماء علٰى أنه لايجب الغسل بخروج المذي والودي. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي:ج۱/ص۵۵)

سید الملت حضرت مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ شرح نورالایضاح میں فرماتے ہیں: مذی اس پتلی رطوبت کو کہا جاتا ہے جو شہوت کے وقت خارج ہوتی ہے، اس کی رنگت سپید ہوتی ہے، اس میں اور منی میں فرق یہ ہے کہ (الف) مذی کے خروج کے وقت کوئی شہوت یا لذت حاصل نہیں ہوتی، منی میں حاصل ہوتی ہے۔(ب) منی کا خروج قوت اور جست کے ساتھ ہوتا ہے، اس کے بعد انتشار ختم ہوجاتا ہے، مذی میں یہ سب باتیں نہیں ہوتیں، علاوہ ازیں منی کی رنگت زیادہ صاف ہوتی ہے اور کچے چھوارے کی سی بو اس میں ہوتی ہے، ودی بھورے رنگ کی ہوتی ہے جو پیشاب کے بعد اور کبھی اس سے پیشتر خارج ہوتی ہے اور پیشاب سے گاڑھی ہوتی ہے۔(اِیضاح الاِ صباح شرح نورالاِ یضاح:۲۷)

عمدۃ الفقہ میں ہے: منی اور مذی اور ودی میں یہ فرق ہے کہ مرد کی منی غلیظ اور سفید رنگ کی ہوتی ہے اور عورتوں کی منی پتلی اور زرد رنگ کی گلائی والی ہوتی ہے، مردوں کی لمبائی میں پھیلتی ہے، منی بہت لذت سے شہوت کے ساتھ کود کر نکلتی ہے اور خرما کے شگوفہ جیسی بو اور اس میں چپکاہٹ ہوتی ہے، اور اس کے نکلنے سے عضو سست ہوجاتا ہے یعنی شہوت وجوش جاتا رہتا ہے، مذی پتلی سفیدی مائل ہوتی ہے، شہوت کے ساتھ بوس وکنار کرنے سے بغیر کود کر اور بغیر لذت و شہوت کے نکلتی ہے اس کے نکلنے پر شہوت قائم رہتی ہے اور جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہوجاتا ہے، یہی چیز جب عورتوں میں ہوتی ہے تو اس کو قذی کہتے ہیں۔ ودی گاڑھا پیشاب ہوتا ہے خواہ پیشاب کے بعد بلاشہوت نکلے یا بعد جماع یا بعد غسل بلاشہوت نکلے (عمدۃ الفقہ:ص۱۱۱، حصہ اول موجبات غسل)

صورت مسئولہ میں مذکورہ وجوہات میں سے کسی وجہ سے گندے خیالات اور شہوت وعضو میں ایستادگی پیدا ہوئی اور اس کے بعد رطوبت خارج ہوئی، مندرجہ بالا منی، مذی کی تعریف اور علامات کے پیش نظر اگر یہ فیصلہ کرے کہ خارج

ہونے والی چیز منی ہے، تو غسل واجب ہوگا جیسا کہ مراقی الفلاح کی عبارت سے واضح ہوتا ہے۔

بہشتی زیور میں ہے: مسئلہ: حدث اکبر سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور حدث اکبر پیدا ہونے کے چار سبب ہیں، پہلا سبب خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوکر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں، بے ہوشی میں یا ہوش میں جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال وتصور سے یا خاص حصہ کو حرکت دینے سے یا کسی اور طرح سے۔(بہشتی زیور: ص ۱۷، غسل کا بیان)

(۲) اگر اس وقت بالکل شہوت نہ ہو نہ گندے خیالات ہوں نہ عضو میں ایستادگی ہو اور پیشاب کے بعد مرض جریان (دھات) کی وجہ سے منی نکل جائے تو غسل واجب نہ ہوگا اور اگر شہوت ہو اور ذکر منتشر ہو (ایستادگی ہو) تو اس صورت میں غسل واجب ہوگا۔ درمختار میں ہے: **وفي الخانية: خرج مني بعد البول وذكره منتشر لزمه الغسل، قال في البحر: ومحمله إن وجد الشهوة وهو تقييد قولهم بعدم الغسل بخروجه بعد البول.** (درمختار) شامی میں ہے: **(قوله ومحمله) وعبارة المحيط كما في الحلية: رجل بال فخرج من ذكره مني إن كان منتشراً فعليه الغسل لأن ذلك دلالة خروجه عن شهوة (قوله تقييد قولهم) أي فيقال إن عدم وجوب الغسل بخروجه بعد البول اتفاقاً إذا لم يكن ذكره منتشراً فلو منتشراً وجب لأنه إنزال جديد وجد معه الدفق والشهوة.** (درمختار وشامی: ۱/۱۴۹، أبحاث الغسل)

غایۃ الاوطار میں ہے: **وفي الخانية... بعد البول** - اور خانیہ میں ہے کہ منی نکلی پیشاب کرنے کے بعد اور حالانکہ اس کا ذکر ایستادہ ہے تو غسل کرنا اس پر لازم ہوا۔ بحر الرائق میں ہے کہ یہ مسئلہ اس صورت پر محمول ہے جب ایستادگی کے ساتھ شہوت بھی پائی جاوے اور وہ یعنی ایستادگی شہوت کے ساتھ مقید کرنا ہے، فقہا کے اس قول کو کہ پیشاب کے بعد منی نکلنے سے غسل لازم نہیں، کتب فقہ میں مصرح ہے کہ بول یا نوم یا مشی کثیر کے بعد اگر منی نکلی تو غسل واجب نہیں، تو عدم غسل کا اطلاق عدم انتشار اور شہوت کے ساتھ ہے الخ۔ (غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار: ۱/۷۹)

عمدۃ الفقہ میں ہے: اگر کسی شخص نے پیشاب کیا اور اس کے ذکر سے منی نکلی اگر اس کے ذکر میں تندی تھی یا منی شہوت سے کود کر نکلی، تو غسل واجب ہوگا اور اگر عضو سست تھا اور بغیر شہوت کے نکلی تو واجب نہیں (البتہ وضو ٹوٹ جائے گا)۔ (عمدۃ الفقہ: ۱/۱۱۱)

فتاویٰ دارالعلوم میں ہے: سوال: اگر کسی کو دھات آئے تو اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟ الجواب: دھات سے غسل واجب نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم مکمل: ۱/۱۵۳) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۱۴۱/۷-۱۴۵)

مذی یا ودی نکلنے کی صورت میں غسل:

سوال: اگر بیوی کے ساتھ صرف پیار کیا جائے مطلب یہ کہ جماع نہ کیا جائے، صرف تقبیل اور لمس ہو، دونوں کی

جانب سے، تو اس دوران جو منی کے علاوہ پانی خارج ہو، مرد یا عورت سے وہ ناپاک ہوتا ہے، کیا کپڑوں پر لگنے سے کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں؟ کیا غسل واجب ہوتا ہے، تفصیل سے جواب دیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

جی ہاں! یہ مادہ ناپاک ہوتا ہے، اور کپڑے کے جس حصہ پر یہ لگ جائے اس کو دھونا ضروری ہوجاتا ہے ،مگر یہ صرف ناقض وضو ہے اس سے غسل لازم نہیں ہوتا۔(۱)

كما في الفقه الإسلامي: ولاغسل للمذي والودي، أما المذي فهو رقيق أبيض مائل إلى البياض يخرج عند ملاعبة الرجل أهله. الخ(۱/۳۶۰) وفيه: والمذي هوماء أبيض رقيق يخرج عند ثوران الشهوة أوتذكر الجماع بلا تدفق وهونجس للأمر بغسل الذكرمنه الوضوء، الخ. (۱/۱۵۲) واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ دارالافتاء والقضاء جامعہ بنوریہ، پاکستان، سیریل نمبر:۸۸۴۴)

ودی کا حکم:

سوال: میں نے کتاب میں دیکھا ہے کہ جب یقین ودی نکلنے کا ہو اور خواب یاد ہو تو غسل واجب نہیں ہے، اب اس مسئلہ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ودی بعد پیشاب کے نکلتی ہے، اگر یہ صحیح ہے تو خواب سے بیدار ہونے کی حالت میں جبکہ ابھی بستر کو نہ چھوڑا ہو ودی ہرگز نہیں نکل سکتی، تو پھر یہ کہنا کہ خواب یاد ہونے کی حالت میں تری کی بابت ودی کا یقین ہوتے ہوئے غسل واجب نہیں ہے، غلط ہوگا۔

الجواب ــــــــــــــــ

کتابوں میں یہ جو لکھا ہے کہ ودی بعد پیشاب کے نکلتی ہے اس سے نہ تو یہ لازم آتا ہے کہ بدون پیشاب کے نہیں نکلتی اور نہ یہ لازم آتا ہے کہ پیشاب کے بعد فوراً نکلتی ہو لیکن کبھی بدوں پیشاب کے بھی نکلتی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ سونے کے قبل جو پیشاب کیا تھا اس کے بعد ذرا فصل سے سونے میں نکلی ہو پس کچھ اشکال نہ رہا اور علامہ شامیؒ نے خزانہ سے ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے:

أن الودي ما يخرج بعد الاغتسال من الجماع وبعد البول وهو شئ لزج. (۱/۱۷۱)(۲)

پس ایک جواب اس سے بھی نکل آیا۔(۳) ۸/محرم ۱۳۳۲ھ، تتمۂ ثانیہ:۱۱۲۔ (امدادالفتاویٰ جدید جلد اول/ص ۵۴)

---

(۱) عن عائشةؓ قالت: "المني منه الغسل والمذي والودي يتوضأ منهما". (مصنف ابن أبي شيبة، باب في المني، والمذي والودي، جلد اول،ص ۸۸، نمبر ۹۷۷، انیس)

(۲) ردالمحتار: ۱/۱۶۵، قبيل مطلب في رطوبة الفرج، بيروت، انيس

(۳) ودی نکلنے کی صورت میں غسل واجب نہیں ہے: عن عائشةؓ قالت: "المني منه الغسل والمذي والودي يتوضأ منهما". (مصنف ابن أبي شيبة، باب في المني، والمذي والودي، ج اول،ص ۸۸، نمبر ۹۷۷، انیس)

مادہ منویہ کے نکلنے پر غسل اور دھونے کا حکم:

سوال:۔اگر منی خارج ہوجائے اور کپڑے میں نہ لگے تو دھو لینے پر پاک ہوجائے گا؟

ھو المصوب

اگر منی شہوت سے نکلی ہے تو غسل واجب ہوگا اور اگر شہوت سے نہیں نکلی ہے تو غسل کے بغیر صرف جس جگہ لگی ہے اس کے دھو لینے سے پاک ہوجائے گا۔(۱) تحریر: محمد مسعود حسن حسنی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۹۰)

زنا اور اغلام وغیرہ سے بھی غسل واجب ہے:

سوال اغلام اور زنا اور رنڈی بازی وغیرہ کا غسل واجب ہے یا مستحب؟

الجواب

اس حالت میں غسل واجب ہے۔(۲) اور جو گناہ کبیرہ اس فعل شنیع سے ہوا اس سے توبہ کرے، اور جنابت خواہ فعل حلال سے ہو خواہ حرام سے، غسل کا طریقہ ایک ہی ہے۔فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۱۶۷)

دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرکے کیا کبھی پاک نہیں ہوسکتا:

سوال: میں نے ایک مسلم دھوبن کی لڑکی سے صحبت کر لی، اب شرمندہ ہوں۔سنا ہے کہ دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرنے والا کبھی پاک نہیں ہوتا، نہ نماز روزہ کے قابل رہتا ہے۔کیا لوگوں کی بات درست ہے، آدمی پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور پاکی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً

دھوبن کی لڑکی ہو یا کسی اور کی جب تک شریعت کے موافق اس سے نکاح نہ ہوجائے اس سے صحبت کرنا حرام ہے اور زنا کاری ہے، کبیرہ گناہ ہے۔(۳) سچے دل سے نادم ہوکر توبہ کرنا ضروری ہے۔غسل کرنے سے آدمی پاک ہو

---

(۱) (ویطهر مني) أی محله (یأبس بفرک) ......(وإلا) یکن یا بساً أو لا رأسها طاهراً (فیغسل) کسائر النجاسات.(الدر المختار مع رد المحتار:۱/۵۱۴، باب الأنجاس)

(۲) (وفرض) الغسل (عند) خروج (منی) الخ (وعند إیلاج حشفة) هی مافوق الختان الخ أو إیلاج قدرها من مقطوعها الخ (فی أحد سبیلی آدمی) حی یجامع مثله (علیهما) أی الفاعل والمفعول لو کانا مکلفین.(الدر المختار علیٰ رد المحتار، أبحاث الغسل:۱/۱۲۹۔ظفیر)

عن الحسن فی الرجل یصیب من المرأة فی غیر فرجها قال: إن هی أنزلت اغتسلت وإن هی لم تنزل توضأت و غسلت ما أصاب من جسدها من ماء الرجل.(مصنف ابن أبی شیبة، نمبر۹۹۲/ مصنف عبد الرزاق، نمبر۱۰۷۹، انیس)

(۳) قال اللّٰه تعالیٰ: ”وَلاَ تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلاً“.وقال ابن أبی الدنیا....عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: ”ما من ذنب بعد الشرک أعظم عنداللّٰه من نطفة وضعها رجل فی رحم لایحل له“.(تفسیر ابن کثیر، سورة الإسراء:۳۲۔۳/۵۵، دار الفیحاء)

جا تا ہے،خواہ کہیں بھی اس نے برا کام کیا ہو، یہ کہنا کہ دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرنے کی وجہ سے آدمی زندگی بھر پاک نہیں ہوتا اور نماز روزہ کے قابل نہیں رہتا، بالکل غلط ہے۔(۱)فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ:۱۰۸/۵۔۱۰۹)

زنا کے بعد غسل کتنی مرتبہ واجب ہے:

سوال: زید نے ہندہ سے زنا کیا ہے، کیا جنابت ظاہری ایک مرتبہ غسل کرنے سے دور ہوجائے گی یا نہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چالیس مرتبہ غسل کرنا ہوگا۔صحیح مسئلہ کیا ہے؟ (جمیل احمد،عبدالرحمٰن اسٹریٹ،ممبئی نمبر۔۳)

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

ایک مرتبہ غسل کرنے سے ہر قسم کی جنابت ختم ہوکر شرعی طہارت حاصل ہوجاتی ہے خواہ احتلام سے جنابت ہوئی ہو،خواہ وطی حلال سے،خواہ وطی حرام سے یا کسی اور طرح سے۔یہ غلط ہے کہ زنا کے بعد چالیس مرتبہ غسل کرنے سے قبل طہارت حاصل نہیں ہوتی اور جنابت زائل نہیں ہوتی۔اگر چہ زنا کا گناہ، گناہِ کبیرہ ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک صدق دل سے توبہ کرکے گناہ معاف نہ کرالے اس کو طہارت ہی حاصل نہ ہو،لیکن ظاہراً شریعت نے اس کی پابندی نہیں کی، بلکہ ایک دفعہ غسل کرنے سے طہارت کا حکم دیدیا، **كماهو فی كتب الفقه.**(۲)فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند:۲۱/۳/۸۹ھ (فتاویٰ محمودیہ:۱۰۸/۵)

کنڈوم (ساتھی) کے ساتھ ایلاج موجبِ غسل ہے:

سوال: کنڈوم (ساتھی) کو استعمال کرنے کی صورت میں جماع بدوں انزال کے موجبِ غسل ہے یا نہیں؟

(۱) کسی بھی کبیرہ گناہ سے پاک ہونے کے لیے گناہ پر ندامت کے ساتھ اس سے توبہ کرنے کو لازم قرار دیا گیا ہے جب کہ حالت جنابت سے پاک ہونے کے لیے غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "إن المؤمن إذا أذنب كانت نكتة سوداء فی قلبه فإن تاب واستغفر صقل قلبه، وإن زاد زادت حتى تعلو قلبه...آه،قال القاریؒ تحته: (صقل قلبه) أی نظف وصفى مرآة قلبه لتجليات ربه،لأن التوبة بمنزلة المصقلة تمحو وسخ القلب وسواده حقيقياً أو تمثيلياً...آه. (مرقاة المفاتيح :۱۷۳/۵،رقم الحديث:۲۳۴۲،باب التوبة والاستغفار ،الفصل الثانی.رشيدی)

وقال اللّٰه تعالىٰ:" وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا".

قال الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمه اللّٰه تعالىٰ:قال الكرمانی رحمه اللّٰه تعالىٰ:غرضه بيان أن وجوب الغسل على الجنب مستفاد من القرآن. (فتح الباری، كتاب الغسل:۴۷۴/۱،سورة المائدة: ۶ ،قديمی)

(۲) وفرض الغسل عندخروج منی من العضو....وعندإيلاج حشفة آدمی أو إيلاج قدرها من مقطوعها ولو لم يبق منه قدرها فی أحد سبيلی آدمی حتى يجامع مثله عليهما،أی الفاعل والمفعول لو كانا مكلفين ولو أحدهما مكلفا فعليه فقط دون المراهق الخ. (الدرالمختار:۱۶۱/۱،موجبات الغسل،سعيد،وكذافی الفتاوى العالمگيرية:۱۵/۱،الفصل الثالث فی المعانی الموجبة،رشيديه،وكذافی مجمع الانهر:۳۹/۱،كتاب الطهارة،دارالكتب العلمية،بيروت)

الجواب ــ

نفس التقاء ختانین (دونوں شرمگاہوں کا مل جانا) جب سپاری غائب ہوجائے تو بغیر انزال کے موجبِ غسل ہے بشرطیکہ دونوں کو ایک دوسرے کی حرارت محسوس ہو، اس لئے فقہانے اس ایلاج (دخول) کو موجبِ غسل قرار نہیں دیا جو موٹے کپڑے کے ساتھ ہوا اور اس میں فرجِ داخل کی حرارت محسوس نہ ہو، لیکن کنڈوم (ساتھی) میں اگر چہ ذکر ملفوف ہوتا ہے مگر یہ غلاف اتنا باریک ہوتا ہے کہ اس کی موجودگی میں بھی تمام تر لذت کا احساس ہوتا ہے اور طرفین ایک دوسرے سے لذت یاب ہوتے ہیں، اس لئے کنڈوم کے ساتھ ادخال بدوں انزال بھی موجبِ غسل ہے۔

''لما قال حسن بن عمارؒ: ومنها إيلاج بخرقة مانعة من وجود اللذّة على الأصح''، قال الشيخ أحمد الطحطاویؒ: (قوله مانعة من وجود اللذة) اقتصر علیٰ ذکر اللذة هنا وزاد فيما تقدم وجود الحرارة ولعلها متلازمان''. (الطحطاوی حاشية مراقی الفلاح: ص۸۰، فصل عشرة أشياء لايغتسل منها) وأيضاً قال: ''ولو لف ذكره بخرقة وأولجه ولم ينزل فالأصح أنه إن وجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل وإلا فلا''. (مراقی الفلاح علیٰ صدر الطحطاوی: ص۸۷، موجبات الغسل) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم، صفحہ: ۵۳۲) ☆

کپڑے کے ساتھ دخول سے غسل ہے یا نہیں:

سوال: مرد کا حشفہ عورت کے عضوِ مخصوص میں داخل ہونے سے غسل فرض ہوتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ اگر دونوں کپڑے پہنے ہوں اور مندرجہ بالا صورت پیش آئے تو دونوں پر غسل فرض ہے یا نہیں؟

الجواب ــ

اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ دونوں غسل کریں۔ درمختار میں ہے:

(۱) قال الحصکفیؒ: (أولج حشفته) أو قدرها (ملفوفة بخرقة، إن وجد لذة الجماع (وجب) الغسل (وإلالا) على الأصح''. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب الغسل: ج۱ص۱۶۴و۱۶۵)

☆ ## نرودھ استعمال کرنے کی صورت میں غسل واجب ہوگا یا نہیں:

سوال: آج کل عورت سے جماع کے وقت بعض لوگ نرودھ کا استعمال کرتے ہیں کیا اس صورت میں غسل واجب ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

غسل واجب ہوجائے گا۔ (ولو لف ذكره بخرقة وأولجه ولم ينزل فالأصح أنه إذا وجد حرارة الفرج واللذة وجب الغسل وإلا فلا والأحوط وجوب الغسل فی الوجهين لقوله صلى الله عليه وسلم: إذا التقى الختانان وغابت الحشفة وجب الغسل أنزل أولم ينزل. (طحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۴/۱، كتاب الطهارة) اور اگر بغیر ضرورت شرعی ایسا کیا گیا تو گناہ بھی سخت ہوگا۔ فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ العبد نظام الدین مفتی دار العلوم دیوبند، الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن خیرآبادی (منتخبات نظام الفتاوی: ۱۵۳/۱)

الأحوط الوجوب(أولج حشفته) أو قدرها (ملفوفة بخرقة، إن وجد لذة) الجماع (وجب) الغسل (وإلالا)على الأصح،والأحوط الوجوب (درمختار)أی وجوب الغسل فی الوجهین،بحر وسراج الخ. (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱۶۲/۱)

کپڑا لپیٹ کر جماع سے غسل کی وجہ:

سوال: عضوتناسل پر کپڑا موٹا لپیٹ کر، جماع کرنے سے، غسل کیوں واجب نہیں ہوتا اور یہ فعل شنیع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

اصل یہ ہے کہ فقہا بعض مسائل اس باب کے لکھتے ہیں جن سے اس باب کا تعلق ہو اور دوسرے احکام اس کے وہاں نہیں لکھتے۔ یہ امور کسی عالم سے زبانی معلوم کر لئے جاویں۔ پس مسئلہ وجوب غسل میں اس سے بحث نہیں کہ یہ فعل جائز ہے یا نہیں جیسا کہ غسل کے احکام میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ احد السبیلین میں غیبوبۃ حشفہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور اس موقعہ پر یہ تصریح نہیں فرماتے کہ یہ فعل ایلاج احد السبیلین جائز ہے یا ناجائز۔ یہ حکم دوسرے باب میں لکھا گیا ہے کہ ایلاج فی الدبر حرام ہے، اسی طرح خرقہ کے ساتھ جماع کرنے کے بارے میں۔ اس باب میں صرف وجوب غسل وعدم وجوب غسل کا حکم لکھنا مقصود ہے اس کے جواز کا حکم لکھنا مقصود نہیں ہے، اس کا حکم دوسری جگہ ہے جو کہ اس باب سے متعلق نہیں ہے اور عدم وجوب غسل خاص اس صورت میں ہے کہ خرقہ ملفوفہ غلیظ ہو کہ حرارت ولذت معلوم نہ ہو اور خرقہ رقیق میں جس میں لذت جماع حاصل ہو مجرد دخول سے غسل واجب ہے اور انزال کے ساتھ باتفاق غسل واجب ہے۔ اور خرقہ غلیظہ ہونے کی صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ غسل کیا جاوے۔ درمختار کی عبارت یہ ہے:

(أو لج حشفته)...... (ملفوفة بخرقة، إن وجد لذة) الجماع،(أی بأن كانت الخرقة رقيقة بحيث يجد حرارة الفرج واللذة،شامی)(وجب) الغسل (وإلا لا) على الأصح، والأحوط الوجوب الخ،درمختار. (۲)

قوله وإلا لا،أی مالم ينزل اور **والأحوط الوجوب** کی شرح میں شامی میں لکھا ہے:

وبه قالت الأئمة الثلاثة الخ وهوظاهرحديث "إذا التقى الختانان وغابت الحشفة وجب الغسل"إلخ شامی. (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱۶۳/۱، ۱۶۴)

کیا جماع کے بعد جب تک پیشاب نہ کرے پاک نہ ہوگا:

سوال: سنا ہے کہ صحبت کرنے کے بعد جب تک پیشاب نہ کرے گا پاک نہ ہوگا۔

---

(۱) رد المحتار،أبحاث الغسل: ۱۵۲/۱۔۱۵۳،ظفیر
(۲) الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار،أبحاث الغسل: ۱۵۲/۱۔
(۳) رد المحتار،أبحاث الغسل: ۱۵۳/۱،ظفیر

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

یہ غلط مشہور ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۵۶)

مشت زنی کرنے سے منی نکل جائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے:

سوال: میرا ایک دوست جسے مشت زنی (ہاتھ سے منی خارج کرنے) کی عادت ہے اس عمل کے بعد وہ غسل نہیں کرتا۔ یہ کام کرنے کے بعد وہ پیشاب کرتا ہے اس وقت منی خارج نہیں ہوتی اس بنا پر وہ کہتا ہے کہ غسل واجب نہ ہوگا۔ آپ وضاحت فرمائیں کہ اس عمل سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

مشت زنی حصول شہوت کے لیے حرام ہے اور موجب لعنت ہے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:

(قوله لا لجلبها أی الشهوة)أی فیحرم لماروی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم:"ناکح الید ملعون"، و قال ابن جریج: سألت عنه عن عطاء فقال: مکروه سمعت قوماً یحشرون و أیدیهم حبالیٰ فأظنهم هولاء، وقال سعید بن زبیر:عذب اللّٰه أمة کانوا یعبثون بمذاکیرهم، وورد:"سبعة لاینظر اللّٰه إلیهم منهم الناکح یده". (طحطاوی:ص۵۶)

اس عمل پر شہوت سے منی کا خروج ہوتا ہے اس لیے غسل واجب ہوگا چاہے پیشاب کرنے کے بعد منی نہ نکلے۔

مراقی الفلاح میں ہے:

یفترض الغسل بواحد من سبعة أشیاء أولها(خروج المنی إلی ظاهر الجسد إذا انفصل عن مقره بشهوة من غیر جماع)کاحتلام ولوبأول مرة لبلوغ فی الأصح وفکرونظروعبث بذکره. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:۵۶، باب الاغتسال) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۴/۲۷۶-۲۷۷)

جلق موجبِ غسل اور مفسدِ صوم ہے یا نہیں:

سوال: جلق لگایا گیا اور منی کپڑے وغیرہ میں نہیں لگی تو اس صورت میں صرف اعضائے تناسل دھولینا کافی ہے یا غسل واجب ہے؟ اور مفسدِ صوم ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جلق سے اگر منی نہیں نکلی تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ اگر مذی نکلی تو عضو کا دھولینا اور وضو کرلینا کافی ہے، غسل واجب

---

(۱) صحبت کرنے کے بعد غسل کرنا البتہ فرض ہے، پیشاب کرنے پر پاکی کا دارومدار نہیں ہے:" **(وفرض) الغسل (عند)خروج (منی) من العضو الخ (وعند إیلاج حشفة)**". **(الدرالمختارعلیٰ صدررد المحتار،أبحاث الغسل:۱/۱۴۸**،ظفیر)

نہیں، نہ روزہ فاسد ہوا۔(۱) اگر منی نکلی ہے تو روزہ بھی فاسد ہوگیا اور غسل بھی واجب ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیو بند، ۸۵/۹/۱۷ھ، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیو بند (فتاویٰ محمودیہ:۱۰۶/۵)

عورتوں کا انگلیوں کے ذریعہ سیکس کرنے سے غسل لازم ہے:

سوال: السلام علیکم! سچ جانئے یہ بات کرتے ہوئے بہت شرم آرہی ہے لیکن صرف اسلام اور پاکی کی نیت سے یہ سوال کررہی ہوں، کیا لڑکیاں انگلیوں سے ''سیکس'' کرسکتی ہیں؟ اس صورت میں غسل کس وقت واجب ہوگا؟ چاہے وہ اس چیز سے تسکین حاصل کرنے تک وہ انگلیوں سے سیکس کرسکتی ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

جب سیکس اور تسکین حاصل کرنے کی غرض سے داخل فرج میں انگلی داخل کی جائے اور انزال ہوجائے تو اس سے غسل لازم ہوجاتا ہے، اس لیے مذکورہ ناجائز طرز عمل سے احتراز واجب ہے، نیز ایسی صورتحال میں اپنے والدین یا دیگر اولیا کو مناسب طریقہ سے شادی پر آمادہ کرنا چاہیے۔

وفی الشامية: وقيد بالدبر لأن المختار وجوب الغسل فی القبل إذاقصدت الاستمتاع لأن الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب دون الدبر لعدمها. (قبيل مطلب فی رطوبة الفرج: ١٦٦/١) وفی المنية: وفی وجوب الغسل بإدخال الأصبع فی القبل أوالدبر خلاف والأولىٰ أن يوجب فی القبل إذا قصد الاستمتاع لغلبة الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب وهو الإنزال. (منيةالمصلی: ٤٦) واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ دارالافتاء والقضاء جامعہ بنوریہ پاکستان، سیریل نمبر:۳۶۲۱)

عورت کی شرمگاہ میں بشہوت یا بغیر شہوت انگلی ڈالنے کی صورت میں وجوب غسل:

سوال: آدمی کا عورت کی جائے مخصوص میں انگلی داخل کرنے سے بشہوت یا غیر شہوت صرف فاعل یا دونوں پر غسل فرض ہوگا، یا نہیں؟ والسلام

---

(۱) عن علیؓ قال: كنت رجلاً مذاءً فأمرت رجلاً أن يسأل النبی صلی اللّٰه عليه وسلم لمكانة ابنته فسأل، فقال: توضأ واغسل ذكرك. (بخاری، باب غسل المذی و الوضوء منه ص۴۸، نمبر۲۶۹/ أبوداؤد، باب فی المذی. ص۳۱، نمبر ۲۰۶، انیس)

(۲) إذا استمتع بالكف فلما انفصل المنی عن مكانه عن شهوة أخذ إحليله حتی سكنت شهوته ثم خرج المنی فعلىٰ قول أبی حنيفة ومحمد رحمهما اللّٰه وجب عليه الغسل خلافا لأبی يوسف. (التاتارخانية: ١٥٦/١، باب الغسل، إدارة القرآن كراچی) (كذا استمناء بالكف) أی فی كونه لايفسد لكن هذا إذا لم ينزل أما إذا أنزل فعليه القضاء كما سيصرح به وهو المختار، الخ. (ردالمحتار: ٣٩٩/٢، فی حكم استمناء بالكف، سعید)

الجواب

اگرانگلی داخل کرنے کے وقت عورت کی شہوت برانگیختہ ہوجائے تو ایک قول میں عورت پر غسل واجب ہوجائیگا اور ایک قول میں واجب نہیں جب تک انزال نہ ہو، اور احتیاط غسل ہی میں ہے اور اگر عورت کی شہوت برانگیختہ نہ ہو تو غسل کسی قول میں واجب نہیں، اور فاعل ادخال اصبع پر بھی غسل نہیں۔

والمسئلة مذكورة في شرح المنية. (ص۴۴) وفي الدر (ج۱ص۱۷۱) وجعل في الدرعدم وجوب الغسل وهو المختار، وفي الشامية حكى عن نوح آفندى وشرح المنية أن وجوب الغسل هو المختار. (۱) والله أعلم. ۲۶ / شعبان ۴۶ھ (امداد الاحکام جلد اول ص۳۵۹)

عورت کی شرم گاہ میں ہاتھ یا انگلی داخل کرنے سے غسل واجب ہوگا یا نہیں:

سوال: عورت کی فرج داخل (شرم گاہ) میں ڈاکٹرنی یا دایہ بغرض علاج یا تحقیق حمل کے واسطے ہاتھ یا انگلی داخل کرے یا عورت دوا لگانے کے لئے خود اپنی انگلی داخل کرے تو عورت پر غسل لازم ہوگا یا نہیں؟ اگر شوہر یہ عمل کرے تو کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اگر یہ عمل علاجاً ہو، چاہے ڈاکٹرنی کرے یا عورت خود کرے اور عورت کے اندر شہوت پیدا نہیں ہوئی تو محض ہاتھ یا انگلی داخل کرنے سے غسل واجب نہ ہوگا، لیکن اگر عورت غلبۂ شہوت سے بقصد استمتاع (یعنی لذت اندوز ہونے کے ارادے سے) اپنی انگلی داخل کرے یا میاں بیوی بقصد استمتاع یہ عمل کریں (اور شوہر انگلی داخل کرے) تو بعض فقہا کے قول کے مطابق غسل واجب ہوجاتا ہے اور اس کو مختار بھی کہا گیا ہے لہذا اس صورت میں بہتر یہی ہے کہ عورت غسل کرلے اسی میں احتیاط ہے (اور اگر عورت کو منی نکل آئی تو پھر یقیناً غسل واجب ہوگا)۔ درمختار میں ہے:

لا (يجب الغسل) عند (إدخال أصبع و نحوه) كذكر غير آدمي وذكر خنثي وميت وصبي لايشتهي وما يصنع من نحو خشب (في الدبر أو القبل) على المختار. (درمختار)

شامی میں ہے:

(قوله على المختار) قال في التجنيس: رجل أدخل أصبعه في دبره وهو صائم اختلف في وجوب الغسل والقضاء، والمختار أنه لا يجب الغسل ولا القضاء لأن الأصبع ليس آلةً للجماع فصار بمنزلة الخشبة ذكره في الصوم، وقيد بالدبر لأن المختار وجوب الغسل في القبل إذا قصدت الاستمتاع، لأن الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب دون الدبر لعدمها، نوح

(۱) الدرالمختار مع ردالمحتار: ۱/۱۶۶، قبيل مطلب في رطوبة الفرج، بيروت، انيس.

آفندی،أقول: آخرعبارۃ التجنیس عند قولہ بمنزلۃ الخشبۃ، و قد راجعتھا منہ فرأیتھا کذلک، فقولہ وقید الخ من کلام نوح آفندی، وقولہ لأن المختار وجوب الغسل الخ بحث منہ سبقہ إلیہ شارح المنیۃ، حیث قال: والأولیٰ أن یجب فی القبل الخ وقد نبہ فی الإمداد أیضاً علیٰ أنہ بحث من شارح المنیۃ، فافھم. (درمختاروشامی: جلد۱ص۱۵۳،۱۵۴،أبحاث الغسل،قبیل مطلب فی رطوبۃالفرج)

طحطاوی علی الدرالمختار میں ہے:

(قولہ (و)لا عند (إدخال أصبع) ....علی المختار) یخالفہ من جھۃ الترجیح فی القبل ما ذکرہ نوح آفندی و نصہ قال فی التجنیس: رجل أدخل أصبعہ فی دبرہ وھوصائم اختلفوا فی وجوب الغسل والقضاء والمختارأنہ لا یجب الغسل ولا القضاء لأن الأصبع لیس آلۃ للجماع فصار بمنزلۃ الخشبۃ، وقید بالدبرلأن المختار وجوب الغسل فی القبل إذا قصدت الاستمتاع لأن الشھوۃ فیھن غالبۃ فیقام السبب مقام المسبب دون الدبر لعدمھا، فقداختلف الترجیح فی القبل،أبوالسعود. (طحطاوی علی الدرالمختار: ۱/۱۳۹)

غایۃ الاوطار میں ہے:ولاعند إدخال أصبع ونحوہ...فی الدبرأوالقبل علی المختار، اور فرض نہیں نہانا وقت داخل کرنے انگلی اوراس کے مانند۔۔۔إلیٰ قولہ۔ بنابرقول مختار کے دبر میں تو ترجیح متفق ہے مگر قبل میں ترجیح مختلف ہے اس واسطے کہ شیخ الاسلام ابوسعودؒ نے نوح آفندیؒ کے کلام سے نقل کیا ہے کہ ادخال قبل میں وجوب غسل کا مختار ہے جب کہ عورت شہوت رانی کا قصد کرے یعنی بدون انزال کے بھی غسل واجب ہے اس واسطے کے عورتوں میں شہوت غالب ہوتی ہے تو سبب کومقام مسبب کے قائم کیا۔ کذا فی الطحطاوی ملخصاً. (غایۃ الأوطارترجمہ درمختار: ۱/۸۳)

مراقی الفلاح میں ہے:ومنھا إدخال أصبع ونحوہ کشبہ ذکرمصنوع من نحو جلد (فی أحد السبیلین) علی المختار لقصورالشھوۃ.

طحطاوی میں ہے:(قولہ علی المختار)أی فی الدبرومقابلہ ضعیف،وأما فی القبل فذکرفی شرح التنویر:أن المختارعدمہ أیضاً وحکی العلامۃ نوح أن المختارفیہ الوجوب إذا قصدت الاستمتاع،لأن الشھوۃ فیھن غالبۃ فیقام السبب مقام المسبب فاختلف الترجیح بالنسبۃ لإدخال الأصبع فی قبل المرأۃ،أفادہ السید رحمہ اللّٰہ. (طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ،فصل عشرۃ أشیاء لایغتسل منھا)

عمدۃ الفقہ میں ہے: اگرعورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصہ میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے کسی خاص حصہ کو یا کسی لکڑی وغیرہ یا خنثی یا میت کے ذکر کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا خواہ انزال ہو یا نہ ہو مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اوراصل مذہب میں بغیر انزال کے غسل واجب نہیں۔(عمدۃ الفقہ: ۱/۱۱۲)فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۷/۱۳۴تا۱۳۶)

بغیر شہوت خود اپنی انگلی شرم گاہ میں ڈالے تو اس سے نہ غسل واجب ہوتا ہے اور نہ روزہ جاتا ہے:

سوال: عورت اگر بغیر شہوت کے فرج میں انگلی ڈالے تو اس پر غسل واجب ہوگا یا نہیں اور حالت روزہ میں ایسا کرنے سے روزہ میں کچھ فرق آوے گا یا نہیں؟

الجواب

نہیں۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱۶۸/۱)

انگلی ڈالنے کی وجہ سے غسل نہیں ہے:

سوال: (۱) مرد نے قصداً عورت کی پیشاب گاہ میں انگلی کردی اس حالت میں عورتوں کو غسل واجب ہوا، یا نہیں؟

اندر دوا ڈالنے سے غسل نہیں:

سوال: (۲) ایک عورت اگر دوسری عورت کے جسم میں دوا پہنچانے یا کوئی خرابی اندرونی دیکھنے کو ہاتھ یا انگلی کرے یا خوامخواہ ہی کرے تو غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب

(۱-۲) اس میں غسل واجب نہیں ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱۶۵/۱)

عورت کا فرج میں دوا رکھنا موجب غسل ہے یا نہیں:

سوال: قابلہ جو دوا رکھتی ہے اس دوا کے رکھنے سے غسل تو واجب نہیں ہے یا ہے؟

---

(۱) (و)لا "أی لایفرض الغسل" عند(إدخال أصبع ونحوه)...... (فی الدبر أو القبل) (الدر المختار علٰی هامش رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱۵۳/۱) (أو أدخل أصبعه الیابسة فیه) أی دبره أو فرجها الخ (لم یفطر). (الدر المختار علٰی رد المحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده: ۱۳۵/۲، ظفیر)

(۲) (و)لا (یجب الغسل)عند (إدخال أصبع ونحوه)کذکر غیر آدمی وذکر خنثی ومیت وصبی لایشتهی وما یصنع من نحو خشب (فی الدبر أو القبل) علی المختار (الدر المختار علٰی هامش رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱۵۳/۱، ظفیر)(قبیل مطلب فی رطوبة الفرج، انیس) اگر کوئی عورت شدت شہوت کی وجہ سے منی نکالنے کے ارادے سے شرم گاہ (قبل) میں انگلی کرے تو غسل واجب ہوگا۔وفی وجوب الغسل بإدخال الأصبع فی القبل أو الدبر خلاف والأولیٰ أن یجب فی القبل إذا قصد الاستمناء لغلبة الشهوة لأن الشهوة فیهن غالبة فیقام السبب مقام المسبب وهو الإنزال دون الدبر لعدمها. (غنیة المستملی معروف به کبیری: ص۴۴، ظفیر)

الجواب

قول مختار میں تو مطلقاً غسل نہیں اور صاحب منیہ نے بحثاً کہا ہے کہ احتیاط وجوب غسل میں ہے، بشرطیکہ مقصود استمتاع واستلذاذ ہو، اور جو مقصود محض تداوی ہو جیسا سوال میں مذکور ہے تو ان کے نزدیک بھی غسل نہیں، قال فی الدر: (و) لا عند (إدخال أصبع ونحوه)...... (فی الدبر أو القبل) علی المختار آه ونقل الشامی من كلام نوح آفندی علی التجنيس أن المختار وجوب الغسل فی القبل إذاقصدت الاستمتاع، لأن الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب، قال: وقوله لأن المختار وجوب الغسل الخ بحث منه سبقه إليه شارح المنية حيث قال: والأولىٰ أن يجب فی القبل الخ وقد نبّه فی الإمداد أيضاً علىٰ أنه بحث من شارح المنية، فافهم، (۱) والله أعلم، ۸/ذی الحجه ۴۲ھ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۵۹)

انجکشن کے ذریعہ عورت کے رحم میں مادہ منویہ پہونچانے کی صورت میں غسل:

سوال: انجکشن کے ذریعہ منی فرج کی راہ سے رحم میں پہونچائی، تو کیا عورت پر اس کی وجہ سے غسل واجب ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اگر اس عمل سے عورت میں شہوت پیدا ہوئی تو وجوب غسل راجح ہے اور اگر مطلقاً شہوت پیدا نہ ہوئی تو غسل واجب نہیں، کر لینے میں احتیاط ہے، اگر یہ عمل ڈاکٹر یا شوہر کرے تو شہوت کا مظنہ زیادہ ہے لہٰذا اس صورت میں غسل کا حکم راجح ہوگا۔ (مگر ڈاکٹر سے یہ عمل کرانا قطعاً حرام ہے، ملاحظہ ہو فتاویٰ رحیمیہ: ۶/ ۲۸۱۔ بوقت ضرورت سوائے شوہر کے کسی سے یہ عمل نہ کرایا جائے۔)

ومايصنع من نحو خشب (فی الدبر أو القبل) علی المختار. لأن المختار وجوب الغسل فی القبل إذاقصدت الاستمتاع لأن الشهوة فيهن غالبة فيقام السبب مقام المسبب الخ. (درمختار وردالمحتار: ۱/ ۱۵۳-۱۵۴، أبحاث الغسل. طحطاوی علی الدر المختار: ۱/ ۱۳۹، مراقی الفلاح مع الطحطاوی: ۵۵، عشرة أشياء لايغتسل منها) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۷/ ۳۵۴)

ٹیسٹ ٹیوب بے بی سے وجوبِ غسل کا مسئلہ:

سوال: ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے جو مادہ منویہ عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے، کیا اس عمل سے عورت پر غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

(۱) الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/ ۱۶۶، قبيل مطلب فی رطوبة الفرج، بيروت، انیس

الجواب

وجوبِ غسل کا سبب نفسِ خروج منی یا دخول منی نہیں بلکہ اصل علت اس میں لذت اور تسکینِ قلب ہوتی ہے جو شہوت کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، ٹیسٹ ٹیوب میں لذت اور تسکین کی علت مفقود ہوتی ہے اور اس میں صرف مادہ منویہ عورت کے رحم میں بذریعہ مشین پہنچایا جاتا ہے، ظاہر ہے کہ اس طریقہ سے وہ لذت وتسکین نہیں جو مرد کے جماع کرنے سے عورت کو حاصل ہوتی ہے۔

اس کی مثال عورت کا اپنی شرمگاہ میں انگلی داخل کرنے یا غیر آدمی کے ذکر وغیرہ کو داخل کرنے کی ہے جو موجبِ غسل نہیں۔ البتہ اگر ٹیسٹ ٹیوب کے عمل کے وقت عورت کو انزال ہوجائے تو تب غسل واجب ہوگا اگرچہ بدوں انزال کے غسل کرنا زیادہ احوط ہے۔

"لما قال الحصکفیؒ: (وفرض) الغسل (عند) خروج (منی) من العضو ...... (منفصل عن مقره) هو صلب الرجل وترائب المرأة ...... (بشهوة) أی لذةٍ ولو حکماً کمحتلم ولم یذکر الدفق لیشمل منی المرأة، لأن الدفق فیه غیر ظاهر". (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب الغسل: ج۱ص ۱۵۹و۱۶۰) وأیضاً قال: (و) لا عند (إدخال أصبع ونحوه) کذکر غیر آدمی وذکر خنثیٰ ومیّت وصبیّ لایشتهی ومایصنع من نحو خشب (فی الدبر أو القبل) علی المختار". (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب الغسل: ج۱ص ۱۶۶) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۳۳)

سپاری کا کچھ حصہ داخل ہو تو عورت پر غسل ہے یا نہیں:

سوال: اگر مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری کا حصہ پاؤ یا نصف یا تہائی حصہ فرج میں داخل ہوجاوے اور جوش کے ساتھ منی نکل کر فرج میں داخل ہوجاوے۔ اس صورت میں عورت پر بھی غسل واجب ...... ہوگا یا نہیں؟

الجواب

عورت پر غسل واجب نہیں۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱۶۲/۱)

(۱) قال حسن بن عمارؒ: أولها خروج المنی وهو ماء إلیٰ ظاهر الجسد لأنه مالم یظهر لا حکم له إذا انفصل عن مقره بشهوةٍ من غیر جماع". (مراقی الفلاح علیٰ صدر الطحطاوی: ص۷۶، فصل موجبات الغسل)

"و أیضاً: ومنها إدخال أصبع ونحوه کشبه ذکر مصنوع من نحو الجلد فی أحد السبیلین علیٰ المختار لقصور الشهوة". (مراقی الفلاح علیٰ صدر الطحطاوی: ص۸۱، فصل عشرة أشیاء لایغتسل منها)

(۲) (وفرض) الغسل الخ عند (إیلاج حشفة) هی ما فوق الختان الخ (أو) إیلاج (قدرها من مقطوعها) ولو لم یبق منه قدرها، قال فی الأشباه: لم یتعلق به حکم، ولم أره. (درمختار) (قوله هی ما فوق الختان) کذا فی القاموس، زاد الزیلعی من رأس الذکر، و فی حاشیة نوح آفندی: هی رأس الذکر إلی الختان، الخ. (رد المحتار، أبحاث الغسل: ۱۴۹/۱، ظفیر)

نابالغ بالغہ سے جماع کرے تو غسل کس پر ہے:

سوال: اگر نابالغ لڑکا بالغہ سے یا بالغ مرد نابالغہ سے جماع کرے تو غسل کس پر واجب ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

عورت بالغہ پر غسل واجب ہوگا۔ اگر لڑکا اس قابل ہے کہ جماع کرسکتا ہے قریب البلوغ ہے اور اس کو شہوت ہوتی ہے تو اس پر غسل واجب ہے۔ علی ہذا القیاس اگر جماع کرے بالغ مرد نابالغہ سے تو مرد پر غسل واجب ہے۔ اگر لڑکی مراہقہ قریب البلوغ ہے اور اس کو شہوت ہوتی ہے تو اس پر بھی غسل واجب ہے۔ یہ مسئلے منیۃ المصلی اور ہدایہ، قدوری وغیرہ میں ہیں۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۱۶۵)

نابالغہ پر وطی کی صورت میں غسل نہیں:

سوال: نابالغہ کے ساتھ اگر وطی ہو تو اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

نابالغہ پر غسل واجب نہیں۔ مگر اس کو غسل کا حکم دیا جائے گا تاکہ اسلامی کاموں کی عادت رہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد عثمان غنی، ۱۳۵۱/۹/۲۱ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۶۹)

جانور سے وطی کرنے کی صورت میں غسل کا مسئلہ:

سوال: اگر ایک آدمی کسی جانور سے وطی کرے لیکن انزال نہ ہو، تو غسل واجب ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

نفسِ ایلاج موجبِ غسل نہیں بلکہ ایلاج (التقاء ختانین) کے لئے محل مشتہاۃ کا ہونا ضروری ہے، چونکہ بہیمہ (جانور) یا میتہ (مردہ) محلِ مشتہات نہیں، اس لئے نفسِ وطی سے بدوں انزال کے غسل واجب نہیں۔

”**لما قال الحصکفیؒ: ولا عند وطی بھیمة أو میتة أو صغیرة غیر مشتھاة بأن تصیر مفضاة بالوطء وإن غابت الحشفة.....بلا إنزال لقصور الشھوة**“. (**الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، سنن الغسل: ج۱ص۱۶۶**)(۳)(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ:۵۳۳و۵۳۴)☆

---

(۱) **صبی ابن عشر جامع امرأته البالغة علیھا الغسل لوجود مواراة الحشفة بعد توجه الخطاب ولا غسل علی الغلام لانعدام الخطاب، إلا أنه یؤمر به تخلقاً کما یؤمر بالوضوء والصلوٰة ولو کان الزوج بالغاً والزوجة صغیرة تشتھی فالجواب بالعکس. (غنیة المستملي**:ص۴۴ بحث غسل، ظفیر)

(۲) حاشیہ سابق۔ البتہ لڑکی مراہقہ قبل البلوغ شہوت والی ہو تو اس پر غسل واجب ہوگا۔

(۳) **وفی الھندیة:”والإیلاج فی البھیمة والمیتة والصغیرة التی لایجامع مثلھا لایوجب الغسل بدون الإنزال“.(الھندیة: جلد۱ص ۱۵، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل. ومثله فی خلاصة الفتاویٰ: ج۱ص۱۳، الفصل الثانی فی الغسل)**==

ران پر ذَکر کو رگڑنے سے غسل واجب نہیں ہوتا:

سوال: اگر کوئی شخص اپنے زانوؤں سے ذکر کو رگڑ کر شہوت کو زائل کرتا ہے لیکن اس کی صورت یہ ہے کہ منی کا خروج نہیں کرتا، اس قدر زور سے دباتا ہے۔ تو کیا اس پر احناف کے نزدیک غسل واجب ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

بلا انزال کے اس صورت میں غسل واجب نہ ہوگا۔(۱) فقط واللہ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲/۲۶/ ۹۱ھ، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند: ۲/۲۶/ ۹۱ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۰۲/۵-۱۰۳)

ریزش اور خیزش بغیر لذت کے موجبِ غسل نہیں:

سوال: بیماری کی وجہ سے اگر کسی کو پیشاب کے بعد یا پہلے منی کا قطرہ آتا ہو اور عضو مخصوص میں ایستادگی ہوتی ہو، لیکن لذت اور مزہ نہ محسوس ہو تو ایسی صورت میں اس شخص پر غسل فرض ہوگا یا نہیں؟ ایک مفتی صاحب کہتے ہیں کہ غسل فرض ہوگا کیونکہ ایستادگی اور لذت ایک ہی چیز ہے، عالمگیری میں ایسا ہی لکھا ہے، دوسرے مفتی صاحب کہتے ہیں کہ غسل بغیر لذت اور دفق کے فرض نہیں ہوگا، ہدایہ اور شامی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

یہ خیزش اور ریزش موجب غسل نہیں جبکہ اس کے ساتھ لذت اور دفق نہ ہو۔(۲) محض ایستادگی کو لذت اور شہوت کہنا

== ☆ جانور کے ساتھ وطی کی تو بدون انزال غسل واجب نہ ہوگا:

سوال: ایک شخص نے جانور کے ساتھ وطی کی ہے، کیا اس پر غسل فرض ہے یا نہیں؟ وضاحت سے جواب ارشاد فرمائیں۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

اگر انزال ہوگیا ہے تو غسل فرض ہے، ورنہ نہیں۔ والإيلاج في البهيمة والميتة والصغيرة التي لا يجامع مثلها لا يوجب الغسل بدون الإنزال، اهـ (عالمگیری: ج ۱ ص ۸) فقط والله أعلم، بندہ محمد عبداللہ غفرلہ، ۱۳۶۶/۵/۲۵ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۷۹/۲)

(۱) (قوله بخلاف البهيمة ومادون الفرج) أى بخلاف مادون الفرج، و هو التفخيذ والتبطين فإنه لايجب فيه الغسل أيضاً لنقصان السببية إذالم ينزل آه . (فتح القدير: ۶۴/۱، المعاني الموجبة للغسل، مصطفى البابى الحلبى، مصر، وكذا فى التاتارخانية: ۱۵۴/۱، بيان أسباب الغسل، إدارة القرآن كراچى، وكذا فى البحر الرائق: ۱۰۶/۱، كتاب الطهارة، رشيديه)

(۲) (وفرض) الغسل (عند) خروج (منى) ...(بشهوة) أى لذة ولوحكماً كمحتلم ....وفى الخانية: خرج منى بعدالبول وذكره منتشر، لزمه الغسل، قال فى البحر: محمله إن وجد شهوة وهوتقييد قولهم بعدم الغسل بخروجه بعدالبول (الدرالمختار) "(قوله محمله أى مافى الخانية، قال فى البحر ويدل عليه تعليله فى التجنيس بأن فى حالة الانتشار وجد الخروج والانفصال جميعاً على وجه الدفق والشهوة. (الدرالمختار، كتاب الطهارة: ۱۶۰/۱-۱۶۱، سعيد، وكذا فى الفتاوىٰ العالمگيرية، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث: ۱۴/۱-۱۵)

صحیح نہیں، اس لئے کہ وہ اتنے چھوٹے بچوں کو بھی ہوتی ہے جو کہ بالکل شہوت کے قابل نہیں، ایسے چھوٹے بچے اگر جماع کرلیں تو حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

"لو جامع ابن أربع سنين زوجة أبيه لاتثبت الحرمة الخ". (شامی)(۱)

اور اگر لذت واستادگی ایک چیز ہوتی تو ایسے چھوٹے بچے کے جماع سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۵/۱۰۳۔۱۰۴)

شوہر یا بیوی کے برہنہ بدن کو دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہوتا:

سوال: بیوی کے سامنے برہنہ غسل کرے اس طرح پر کہ بیوی پہننے کیلئے کپڑے دے اور شوہر کی شرمگاہ کو بھی دیکھ لے اور کوئی شہوت وغیرہ بالکل نہ ہو، صرف کپڑے دیتے ہوئے بیوی کی نگاہ اس طرف چلی گئی، یا بیوی اس طرح غسل کرے اور نگاہ اس طرح پڑ گئی، اس غسل سے نماز ادا کرے، کیا یہ جائز اور صحیح ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

وضو یا غسل کے بعد اگر بیوی نے شوہر کی شرمگاہ کو دیکھ لیا یا شوہر نے بیوی کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو اس کی وجہ سے اس وضو وغسل میں خلل نہیں آتا۔(۲) اس سے نماز درست ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۱۱۰)

غیر محرم کو برہنہ دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہوتا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عورت کسی غیر محرم کو ننگی یعنی برہنہ حالت میں دیکھ لے تو اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔(**المستفتی**: حاجی محمد۔۲/۴/۱۹۷۴ء)

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

غسل واجب نہیں ہوتا ہے۔(۳) وھوالموفق (فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم:ص ۶۵)

انیما کے عمل سے غسل واجب نہیں:

سوال: پیتہ کے ایکسرے کے لیے مریض کا ایکسرے سے قبل انیما کیا جاتا ہے، یعنی اجابت کی جانب سے ایک خاص نلکی کے ذریعہ مریض کی آنتوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے، پانی اتنا پہنچایا جاتا ہے کہ آنتیں خوب بھر جاتی ہیں اور پانی اسی دوران واپس آنے لگتا ہے، جس سے مریض کی ٹانگیں، کپڑے وغیرہ بھیگ جاتے ہیں، اس حالت میں مریض کو طہارت خانہ پہنچادیا جاتا ہے جہاں مریض کو پہنچایا ہوا پانی اجابت کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے، شاید اس طریقے کا مقصد آنتوں کی صفائی ہو۔

(۱) ردالمحتار، کتاب النکاح، فصل في المحرمات:۳/۳۵،سعید
(۲) شرم گاہ دیکھنا موجبات غسل میں سے نہیں ہے۔
(۳) کیوں کہ یہ معانی موجبہ غسل میں سے نہیں ہے۔(سیف اللہ حقانی)

(الف) کیا اس صورت میں غسل واجب ہے؟

(ب) اگر غسل واجب نہیں ہوتا تو ٹانگیں وغیرہ دھونا اور کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے؟

(ج) اگر غسل واجب نہیں ہے تو کیا اس حالت میں نماز ہو جائے گی؟

الجواب ــ

انیما کے عمل سے غسل واجب نہیں ہوتا۔(۱) مگر خارج شدہ پانی چونکہ نجس ہے اس لیے بدن اور کپڑے پر جو نجاست لگ جاتی ہے اس کا دھونا ضروری ہے۔(۲) نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد بغیر غسل کئے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔
(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد سوم: ص ۱۲۳)

غسل کرتے وقت پیشاب کا قطرہ آجانا:

سوال: جس شخص کو غسل کرتے وقت پیشاب کا قطرہ آتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

اگر درمیان غسل پیشاب کا قطرہ آجائے تو غسل کے لوٹانے کی ضرورت نہیں صرف وضو کر لینا نماز وغیرہ کے لئے کافی ہے۔ (امداد المفتین ۲۴۴)

کیا بدن پر چھپکلی گر جائے تو غسل واجب ہوگا:

سوال: کیا چھپکلی ناپاک جانور ہے اگر جسم پر گر جائے یا چڑھ جائے تو غسل لازم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

چھپکلی کے بدن پر گرنے سے شرعاً غسل ضروری نہیں ہوتا۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ خالد مظاہری، ۱۴۰۳/۱۱/۲۱ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۱۰۳/۲) ☆

---

(۱) کیوں کہ یہ موجبات غسل میں سے نہیں ہے، (ثم إنما وجب غسل جميع البدن بخروج المنى ولم يجب بخروج البول والغائط وإنما وجب غسل الأعضاء المخصوصة لا غير الخ. (بدائع الصنائع: ۱۶۱/۱، انیس) لیکن اس عمل سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ والخارج من السبيلين متفق عليه علىٰ أنه ينقض الوضوء. (الجوهرة النيرة: ج ۱/ص ۷، طبع بمبئی)

(۲) يجب على المصلى أن يقدم الطهارة من الأحداث والأنجاس. (هداية: ج ۱/ص ۹، باب شروط الصلوٰة... إلخ)

(۳) اس لیے کہ جن اسباب سے غسل واجب ہوتا ہے ان میں چھپکلی کا بدن پر گرنا نہیں ہے۔ چھپکلی کا ظاہر بدن پاک ہے۔ اس کے بدن پر گرنے سے وجوب غسل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اس کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو جس کا اثر کپڑے یا بدن کے اس حصہ پر ظاہر ہو جس پر چھپکلی گری ہو تو صرف اسی حصہ کا دھونا ضروری ہوگا نہ کہ پورے بدن کا۔ مجاہد۔

==

چھپکلی یا مکھی وغیرہ گر جائے تو غسل کا حکم:

سوال: (الف) اگر جسم پر چھپکلی وغیرہ گر جائے تو کیا غسل کرنا ضروری ہے، اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اگر چھپکلی گر جائے تو پانی میں سونا ڈال کر غسل کرنا چاہیے یا سونے کی چیز اس جگہ رگڑنا چاہیے۔

سوال: (ب) اگر کھانے کی اشیا میں مکھی، جھنگر گر جائے تو سورۂ قریش پھونکنے سے کیا زہر زائل ہو جاتا ہے؟

(سلطانہ یاسمین، بی بی کا چشمہ)

الجواب ــــــــــــــــــــ

(الف) جسم پر چھپکلی گرنے سے غسل کرنا یا وہاں پر سونا یا کسی اور چیز سے رگڑنا شرعاً واجب نہیں، کیوں کہ کسی جگہ کا دھونا اس صورت میں واجب ہوتا ہے جبکہ ناپاک چیز لگ جائے اور گرگٹ جو زندہ ہو اس کا جسم مس کرنے سے بدن یا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔(۱)

البتہ ممکن ہے کہ طبی اعتبار سے نقصان کا اندیشہ ہو اور کسی خاص چیز کے لگانے سے وہ نقصان زائل ہوتا ہو، اس سلسلہ میں اطبا سے مشورہ کرنا مناسب ہوگا۔

(ب) حدیث شریف میں یہ بات آئی ہے کہ مکھی میں ایک طرح کا زہر ہوتا ہے اور اسی میں اس کا علاج بھی ہوتا ہے اس لیے اگر مکھی کسی چیز میں گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال لینا چاہیے،(۲) جدید میڈیکل تحقیق سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔(۳)

== ثم إنما وجب غسل جميع البدن بخروج المني ولم يجب بخروج البول والغائط وإنما وجب غسل الأعضاء المخصوصة لا غير، الخ. (بدائع الصنائع:۱/۱۶۱)

☆ چھپکلی کے بدن پر چڑھ جانے سے غسل واجب ہوگا یا نہیں:

سوال: چھپکلی اگر بدن پر چڑھ جائے تو غسل واجب ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰه التوفيق

چھپکلی کے بدن پر چڑھ جانے سے غسل وغیرہ شرعاً کچھ واجب نہیں ہوتا۔(ثم إنما وجب غسل جميع البدن بخروج المني ولم يجب بخروج البول والغائط وإنما وجب غسل الأعضاء المخصوصة لاغير الخ. (بدائع الصنائع :۱/۱۶۱، انیس)۔(فتاویٰ دارالعلوم جلد دوم یعنی امداد المفتین :ص ۲۴۴)

(۱) ثم إنما وجب غسل جميع البدن بخروج المني ولم يجب بخروج البول والغائط وإنما وجب غسل الأعضاء المخصوصة لاغير الخ. (بدائع الصنائع:۱/۱۶۱، انیس)

(۲) سنن ابن ماجہ حدیث:۳۵۰۴، ابواب الطب۔

(۳) سنت نبوی اور جدید سائنس :ص ۲۸۰۔

رہ گیا مکھی یا جھنگر کے گرنے پر سورۂ قریش کا پڑھ کر پھونکنا، تو میرے علم کے مطابق کسی حدیث میں یہ بات وارد نہیں ہوئی ہے، بہتر ہے کہ اس کو استعمال کرتے ہوئے "**بسم اللّٰہ الذی لایضر مع اسمہ شیء**" پڑھ لے، امید ہے کہ اس کی وجہ سے وہ نقصان سے محفوظ رہے گا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب (کتاب الفتاویٰ: ۲/۸۲-۸۳)

ناپاک چیز کے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا:

سوال: شراب کی بھری ہوئی بند بوتل کو کسی نے اٹھالیا تو بغیر غسل کے اس کی نماز جائز ہوگی یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

کسی ناپاک چیز کے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا، اگر ناپاک چیز لگ جائے تو اس کا دھونا کافی ہے۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد عثمان غنی، ۲۲/۵/۱۳۷۱ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۷۰)

ناپاک کپڑے دھونے سے غسل:

سوال: ناپاک کپڑے کو دھونے پر کیا غسل کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــ

غسل کچھ خاص اسباب کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، ناپاک کپڑے کا دھونا ان اسباب میں سے نہیں ہے، اس لئے غسل واجب نہیں ہوگا، تین بار دھونے کے ساتھ کپڑے بھی پاک ہو جائیں گے اور ہاتھ بھی، ہاں! احتیاطاً الگ سے ہاتھ دھو لئے جائیں تو بہتر ہے، بس یہ کافی ہے۔ (کتاب الفتاویٰ: ۲/۵۹)

ناپاکی تمام بدن میں لگ جائے تو غسل شرعی ضروری نہیں، نجاست دور کرنا کافی ہے:

سوال: درمختار میں ہے کہ تمام بدن ناپاک ہونے سے غسل واجب ہوتا ہے وہ غسل مثل جنابت کے ہے یا نہ۔ یعنی دلک (ملنا) مشروط ہے یا فقط پانی پہنچانا فرض ہے؟

الجواب ـــــــــــــــ

وہ غسل ایسا ہے جیسا کہ ناپاک چیز یا ناپاک عضو کو دھویا جاتا ہے۔ یعنی تین دفعہ پانی بہانا چاہئے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۵۵)

---

(۱) اصلاً بوتل ناپاک نہیں ہے، اس لیے اس کے چھونے سے ناپاکی نہیں آئے گی، البتہ اگر شراب جو ناپاک ہے جسم یا کپڑے میں لگ جائے تو جسم یا کپڑے کے اس حصے کو دھونا ضروری ہوگا۔ مجاہد

(۲) والنجاسة ضربتان مرئية وغير مرئية وما كان منها مرئياً فطهارتها بزوال عينها الخ وماليس بمرئى فطهارته أن يغسل حتى يغلب علىٰ ظن الغاسل أنه قد طهر الخ وإنما قدر بالثلث. (الهداية، باب الأنجاس: ۱/۷۴، ظفير)

بغیر پانی وکلوخ استنجا کرنے سے غسل:

سوال: زید سواری سے سفر کررہا ہے چلتی گاڑی میں اس کو پیشاب معلوم ہوتا ہے روکنا ناقابل برداشت ہے، نہ وہاں پانی ہے نہ دوسری چیز جس سے استنجا ممکن ہو مجبوراً پیشاب سے فارغ ہوجاتا ہے پھر جب گاڑی ٹھہرتی ہے تو وہاں پانی یا ڈھیلا سے استنجا کرے، آیا وہ پاک ہوا یا کہ ناپاک ہی ہے وہ بغیر غسل کے نماز ادا کرسکتا ہے یا کہ نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

ڈھیلے یا پانی سے استنجا کر کے وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے غسل کی ضرورت نہیں، (۱) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند، سہارنپور، ۱۲/۷/۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، محمد جمیل الرحمان، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۶۱)

آبدست سے غسل واجب نہیں ہوتا:

سوال: حاجتِ ضروریہ سے فراغت کے بعد اسی مقام پر آب دست کرنے سے کیا غسل واجب ہوتا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

حاجتِ ضروریہ سے فراغت کے بعد آبدست لینے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ (۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند: ۵/۲/۸۹ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۰۶)

حجامت کے بعد غسل ضروری نہیں ہے:

حجامت یا بال کٹوا کر صرف وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہانا ضروری ہے اگر بغیر غسل کے نماز پڑھ لے تو نماز ہوجائے گی یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

محض حجامت بنوانے یا بال کٹوانے سے غسل واجب نہیں ہوتا محض وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں بلکہ اگر پہلے سے باوضو ہوں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور بغیر نیا وضو کئے نماز پڑھ سکتے ہیں اور نماز ہوجائیگی۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند، سہارنپور (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۶۱)

---

(۱) اعلم أن الجمع بين الماء والحجر أفضل. (شامی: ۱/۸۴۲، مکتبہ فیض القرآن، دیوبند)

(۲) ''آب دست، استنجا، طہارت، پاکیزگی جو پانی سے کی جائے''۔

کیا میت کو غسل دلانے والے پر غسل واجب ہے:

اگر نابالغ بچہ کا انتقال ہو جائے اور جو شخص اس نابالغ بچہ کو غسل دے اس پر غسل کرنا واجب ہے یا نہیں، اور اگر بچہ چند ہی دن کا ہے تو اس کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

صورت مسئولہ میں غسل دلانے والے پر غسل واجب نہیں ہے، چاہے میت بالغ ہو چاہے چند دنوں کا بچہ صغیر ہو۔(۱) منیۃ المصلی میں غسل کی گیارہ قسمیں مذکور ہیں اور یہ کسی بھی قسم میں شمار نہیں ہے۔(۲) اور تصانیف کا مفہوم مخالف حجت ہوتا ہے، اس لیے معلوم ہوا کہ یہ مواقع غسل میں سے نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند، سہارنپور

الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن خیرآبادی (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۴۲/۱-۴۳)

×××

---

(۱) البتہ غسل دلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے، کما في ردالمحتار: ''وندب أی الغسل لمجنون أفاق وکذا المغمی علیه (إلی قوله) أو غسل میتاً الخ''. (فتاویٰ شامی: ۱۷۵/۱، ۱۷۶)

غسل کے مستحب ہونے کا ثبوت اس حدیث میں ہے:

عن عائشةؓ أنها حدثته أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کان یغتسل من أربع، من الجنابة و یوم الجمعة ومن الحجامة، وغسل المیت. (أبو داؤد، باب في الغسل من غسل المیت، ص۴۶۲، نمبر ۳۱۶۰)

اس حدیث میں ہے کہ حجامت سے اور میت کے غسل دینے سے غسل کرے۔

عن أبی هریرةؓ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: من غسل المیت فلیغتسل، ومن حمله فلیتوضأ. (أبو داؤد، باب فی الغسل من غسل المیت، ص۴۶۲، نمبر ۳۱۶۱/ ترمذی، باب ما جاء فی الغسل من غسل المیت، ص۲۴۱، نمبر ۹۹۳)

اس حدیث میں بھی ہے کہ میت کے غسل دینے سے غسل کرے، انیس

(۲) کبیری، ص۵۲، ۵۴، کتاب الطهارة.

﴿وَإِنْ كُنتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوا﴾

(سورۃ المائدۃ:٦)

اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہوتو سارا بدن پاک کرو۔